9/48

ہفت روزہ

خدام الدین
لاہور

بیادگار

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

شیرانوالہ دروازہ لاہور

مؤرخہ ۵/ اپریل ۱۹۶۳ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۰ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

ترجمہ :- حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال دریافت کریں۔ جب ان لوگوں کو آپؐ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انہوں نے آپؐ کی عبادت کو کم خیال کر کے آپس میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہم کیا چیز ہیں خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دئے ہیں (یہ سن کر ان میں سے) ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا (آپس میں یہی باتیں ہو رہی تھیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا۔ کیا تم نے ایسا ایسا کہا ہے تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقوےٰ کرتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت سے خارج ہے۔

(بخاری ومسلم)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور اس (اطاعت گذار) کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا۔ اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس کو جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا۔

(مسلم)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَفْظُهٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن مجید پانچ صورتوں پر (یا پانچ قسم کے حکموں پر) نازل ہوا ہے (۱) حلال (۲) حرام (۳) محکم (۴) متشابہہ (۵) امثال۔ پس تم حلال کو حلال جانو حرام کو حرام سمجھو، محکم پر عمل کرو متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (قصوں) سے عبرت حاصل کرو (حدیث کے یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت لکھی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ پس عمل کرو حلال پر، بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی۔)

عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ :- حضرت حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی نئی بات اپنے دین میں مگر یہ کہ نکال لیتا ہے اللہ اس کی سنت میں سے اس کے مانند (یعنی جب کوئی نئی بات نکلتی ہے) تو اس کے مثل سنت دنیا سے اٹھا لی جاتی ہے اور پھر وہ سنت قیامت تک اس کی طرف واپس نہیں کی جاتی۔

(دارمی)

عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ۔

ترجمہ :- حضرت مالک بن انسؓ بط... مرسل بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ... اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تم میں...

۴- چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (موطا)

شرح چندہ بیرونی ممالک

سعودی عرب ، کویت ، ایران
افریقہ ، ملایا ، انگلینڈ
ہانگ کانگ ــــ کیلئے
عام ڈاک سے ۸۷ ، ۱۸ روپے
ہوائی ڈاک سے ۵۴ روپے
امریکہ ڈاک سے
عام ڈاک ۲۴ روپے ۔ ہوائی ڈاک سے ۸۰ روپے

ہفت روزہ
لاہور
خدام الدین
فون نمبر ۶۷۵۴۵

شرح چندہ
پاکستان و ہندوستان میں
سالانہ چندہ ــــ ۱۱ روپے
ششماہی ــــ ۶ روپے
سہ ماہی ــــ ۳ روپے
فی پرچہ
۲۵ پیسے

جلد نمبر ۹ | ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ ــــ بمطابق ــــ ۵ اپریل ۱۹۶۳ء | شمارہ نمبر ۴۸

ملکی مصالح اور غلافِ کعبہ

پاکستان میں غلاف کعبہ کے ٹکڑوں کے ساتھ جو سلوک ہوا۔ اور جس طرح عوامی اعتبار سے ملک کی ایک غیر مقبول جماعت نے اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے انہیں ذریعۂ تشہیر بنانے کی افسوس ناک روش اختیار کی وہ نہ صرف غیر شرعی اور خلاف اسلام ہے بلکہ سیاسی اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ نتائج کی حامل ہے۔ اور مشرقِ وسطیٰ میں کسی وقت بھی ملک کو نئی مشکلات سے دوچار کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے ــــ

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور صدر ناصر کے دشمن بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ وہ مشرقِ وسطیٰ کی سب سے بڑی قوت اور عربوں کے مسلمہ ہیرو ہیں ــ مغربی سامراج کو عربوں کی سیاست سے خارج کرنے ، ملوکیت کے قلعوں کو زمین بوس کرنے اور عربوں میں سیاسی بیداری کی موجودہ لہر دوڑانے کا سہرا انہیں کے سر ہے۔ اسی لئے آج کی عرب دنیا انہیں اپنا سیاسی نجات دہندہ اور مردِ آہن خیال کرتی ہے ــــ اور یہی وجہ ہے کہ عرب ان سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں ــ مشرقِ وسطیٰ میں وہ کون سا ملک ہے... حامی کثرت سے موجود نہ ہوں انقلابات میں سے وہ کون سا ... جس کی پشت پر صدر ناصر کا ... ہو ــــ شام و عراق اور یمن میں ان کے حامیوں کی اکثریت ہے۔ اور دوسرے ممالک میں کثرت سے عرب باشندے ان کے حامی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح وہ تمام عرب کی سیاست پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور مشرق وسطیٰ کی سیاسیات اور صدر ناصر لازم و ملزوم ہو کر رہ گئے ہیں ــــ

دوسری طرف ملوکیت ہے۔ اس کے سب سے بڑے ستون اور صدر ناصر کے حریف اور مد مقابل شاہ سعود ہیں۔ ان دونوں کے اختلافات اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ اور سب جانتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے اپنے ترکشِ تدبیر کے تمام تیر آزما رہے ہیں۔ شاہ سعود کو صدر ناصر کی عزت و شہرت ایک آنکھ نہیں بھاتی صدر ناصر شاہ سعود کو اپنی راہ کا سب سے بڑا روڑا سمجھتے ہیں اور انہیں مغربی سامراج کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں ــــ بہر حال دونوں ایک دوسرے کو اپنا بدترین دشمن اور سیاسی حریف خیال کرتے ہیں ــــ

چنانچہ اسی مناقشت کے سبب سے شاہ سعود نے مصر سے آنے والا غلافِ کعبہ گزشتہ سال بہانہ بنا کر واپس لوٹا دیا تھا۔ تاکہ دنیائے اسلام کے سامنے مصر کو ذلیل و رسوا اور بدنام کیا جا سکے۔ شاہ سعود کے اس طرزِ عمل سے مصریوں کے جذبات کا مجروح ہونا ناگزیر تھا۔ اور یقیناً انہیں اس بات کا صدمہ بھی ہوا ہوگا۔ کہ وہ اُس سعادت سے محروم کر دیئے گئے ــــ جو انہیں کم و بیش ایک صدی سے حاصل تھی ــــ پھر توہین اس کے علاوہ ہوئی ــــ اور یہ زخم ابھی ہرے ہی تھے کہ شاہ سعود نے اپنے معتمد خصوصی جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو پاکستان میں غلاف کعبہ تیار کرانے کا حکم صادر کر دیا۔ جس کی انہوں نے نیاز مندانہ تعمیل کی ــــ

ہمیں باور ہے کہ یہ ایک سعادت تھی۔ جو پاکستان کے حصہ میں آئی۔ اور پاکستان اس پر جس قدر ناز کرے کم ہے ــــ مگر فخر کرنے کا جو پروگرام سوچا گیا۔ اور جناب مودودی صاحب نے غلاف کعبہ کی نمائش اور اپنی تشہیر کا جو طریقِ کار اختیار کیا۔ وہ نہ صرف غیر اسلامی ہی تھا بلکہ مصریوں کا منہ چڑانے کے بھی مرادف تھا ــــ مصری سفارتخانے نے ضرور اس کا نوٹس لیا ہوگا اور مصری عوام کے جذبات اس صورتِ حال سے یقیناً متاثر ہوئے ہونگے۔ اس کے باوجود اگر یہ صورت حال شرعی حیثیت سے جائز ہوتی، تو پھر بھی کوئی بات تھی ہم اسلامی مفاد کے پیشِ نظر مصر کیا دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت کی پرواہ نہ کرنے کا مشورہ دیتے اور اس کی مخالفت مول لے لیتے۔ لیکن یہاں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ شرعی حیثیت سے یہ نمائش غیر اسلامی ہے اور سیاسی حیثیت سے سخت نقصان دہ ــــ اب اس کی حمائت کی جائے تو کیوں کر، جبکہ دونوں حیثیتوں سے مذہبی اور دنیوی۔ یہ مضرات سے خالی نہیں ــــ

مزید براں صدر مصر کا دماغ پاکستان کی طرف سے پہلے ہی . . . . صاف نہیں اور وہ پاکستان پر الزام لگا چکے ہیں۔ کہ اُس نے یمن میں مصری فوجوں کے خلاف سعودی عرب کی فوجوں کو ہتھیار مہیا کئے ہیں۔ پاکستان نے اس کی بر وقت اور مناسب تردید کی اور بات آئی گئی ہو گئی۔ ــــ لیکن ذہنی شکوک و شبہات مدتوں بعد ہی دور ہوا کرتے ہیں

چنانچہ ہمیں کوئی ایسا طرزِ عمل اختیار نہ کرنا چاہیئے۔ جس سے شکوک و شبہات

(باقی صفحہ ...)

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۲ھ بمطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء

جو دم غافل سو دم کافر

(مرتبہ:- خالد سلیم)

از جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ تعالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ الحمد للّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۰ اما بعد!

معزز حاضرین!

یہ مجلس —— محض اللہ تعالےٰ کے ذکر کے لئے منعقد کی جاتی ہے۔ حضرت رح ہر جمعرات کو اصلاح حال کے لئے کچھ نہ کچھ بیان فرما دیا کرتے تھے۔

جتنا زیادہ دور سے کوئی رضائے الٰہی کے لئے آئے گا۔ اتنا ہی زیادہ اُسے اجر و ثواب ملے گا۔ آج اسلام پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ جو کوئی اپنی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو لوگ اس کا مذاق کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ آوازے کستے ہیں۔ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ کہ اندھے سارے بلینا کوئی کوئی —— یہ جہاں پاگلوں کا ہے یہاں عقلمند کوئی کوئی ہے —— جس طرح آٹے میں نمک ——

قرآن سب کو بھولا ہوا ہے۔ ساری زندگی اس کو بند کر کے اوپر طاق میں رکھے رکھتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد قرآن بخشوانے کی رسم ایجاد کر لی ہے۔

صحیح کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا۔ تبلیغی جماعت والے بتاتے ہیں۔ کہ کئی مقامات پر ایسے مسلمانوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جنہیں کلمہ تک نہیں آتا۔ نماز کے مسائل تک کا علم نہیں —— انگریزی تعلیم عام ہوتی جا رہی ہے۔ اور دین سے دوری ہوتی چلی جا رہی ہے —— یہ تعلیم یافتہ نوجوان اپنے ماں باپ کی نماز جنازہ میں شامل ہو کر دعا بھی نہیں مانگ سکتے۔

چند سالوں کی بات ہے۔ کہ صدر ہند راجندر پرشاد دارالعلوم دیوبند گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میں نے اس مسجد میں مولوی صاحب سے بچپن میں فارسی پڑھی تھی۔ آج شیطان کے پھندے میں سب پھنستے ہیں۔ رحمٰن کے راستے پر بڑے ہی سمجھدار، ٹھنڈے دل سے سوچنے والے دنیا کی عیش و عشرت کو چھوڑنے والے ہی آتے ہیں، کل غیر مسلم ہماری مساجد میں آ کر علمار کرام سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ آج ہم علمار کرام کی توہین کرتے ہیں۔ اور انگریز بے ایمان۔ دشمن اسلام کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ اور اس کی تعلیم حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقۂ کار۔ شکل و صورت، اعمال و کردار سے بالکل محبت نہیں ہے۔ اگر کوئی تھوڑی... بہت ہے بھی تو وہ صرف نام کی محبت ہے ——

مقصود مجلس ذکر کا فقط وعظ و نصیحت ہی نہیں۔ بلکہ ہر دم اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے کی عادت ڈالنا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:——

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۰ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۰ (اعراف آخری آیات)

ترجمہ! اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا، اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ۔ اور صبح و شام بلند آواز کی نسبت ہلکی آواز سے، اور غافلوں سے نہ ہو۔ بے شک جو تیرے رب کے ہاں ہیں۔ وہ اُس کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے۔ اور اس کی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کو سجدہ.. کرتے ہیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ علی الدوام ذکر اللہ کیا کرو۔ یعنی کسی وقت بھی اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہو۔ صبح و شام، تسبیح لے کر یا بغیر تسبیح کے یاد الٰہی کرو۔

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ

"جو دم غافل سو دم کافر"

یعنی جو وقت بھی کفران نعمت میں گزرا۔ وہ کفر میں گزرا۔ اپنے گھروں میں اور دوستوں کو یاد خدا کی طرف متوجہ کریں۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد کثرت سے ذکر اللہ کیا کریں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا و التجا ہے۔ کہ ہمارے ذکر کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں۔ اور ہم سب کا خاتمہ ایمان کامل پر فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین

بقیہ اداریہ

میں اضافہ ہو —— علاوہ ازیں پاکستان کا مفاد بھی اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ یہ اسلامی ملکوں کو قریب سے قریب تر لائے زیادہ سے زیادہ ممالک کو اپنا ہمنوا بنائے اور بین الاقوامی سیاسیات میں باعزت مقام پیدا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ دوست پیدا کرے —— مگر دو متحارب گروہوں میں سے کسی کی امداد کا شائبہ بھی دانستہ ہو یا نادانستہ دوسرے فریق کو پاکستان سے دور کر سکتا ہے۔ چنانچہ ہمیں اس سلسلہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ایسے تمام دانستہ یا نادانستہ اقدامات سے پرہیز لازم ہے۔ جن میں ایک فریق کی حمایت اور دوسرے کی اہانت کا پہلو کسی نہ کسی صورت نکلتا ہو ——

جلسۂ عام

زیر صدارت

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء بروز جمعرات بعد از نماز عشاء

باغ بیرون موچی دروازہ لاہور

(مقررین حضرات)

(۱) حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی (۲) علامہ ارشد صاحب (۳) میر مراد خان جمالی (۴) حاجی میر محمد بخش صاحب، ممبران صوبائی اسمبلی پاکستان (۵) مولانا محمد اجمل صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام لاہور

طالب حق ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاہور

خطبہ یوم الجمعہ ۳ ذیقعد ۱۳۸۲ھ ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء

دعوتِ تبلیغ

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی امیر تبلیغی جماعت نے جمعۃ المبارک سے قبل ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جسے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔
(حافظ طالب حق)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ

اللہ تبارک و تعالےٰ محنت کرنے والے کو کبھی اس کا ثمرہ دے دیتے ہیں۔ اور کبھی نہیں دیتے۔ کبھی کامیاب کرتے ہیں کبھی نہیں کرتے۔ جیسا کہ غلہ اور دیگر اشیاء کی تیاری کے لئے محنت کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی ضائع بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ایک دفعہ محنت کر کے غلہ وغیرہ بو کر اس کا صلہ حاصل کر لینے کے بعد دوبارہ اسی کا صلہ حاصل کر لیا جائے۔ جیسا کہ ایک دفعہ بازار میں غلہ فروخت کر دینے کے بعد اس کی قیمت بھی ایک ہی دفعہ حاصل کی جاتی ہے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ غلہ فروخت کر کے اس کی قیمت حاصل کر لینے کے بعد اس کو دوبارہ فروخت کر کے اس کی قیمت حاصل کی جائے یا پھر یوں سمجھئے کہ جس چیز پر محنت کر کے بوئیں گے وہی پیدا ہوگی۔ اس کے برعکس اور کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی اسی طرح اعمال کا معاملہ ہے۔ جیسا عمل کرو گے۔ ویسا ہی اس کا صلہ بھی ملے گا۔ یہ تو محنت کا ذکر تھا —— لیکن اس کے برعکس کائنات اور ہے قدرت اور ہے —— درخت اور ہے قدرت اور ہے۔ زمین اور ہے۔ قدرت اور ہے۔ آسمان اور قدرت اور ہے۔ سونا اور ہے قدرت اور ہے جنت اور ہے قدرت اور ہے۔ دوزخ اور ہے قدرت اور ہے —— باقی چیزیں اور ہیں قدرت اور ہے —— قدرت بھی ایک صفت ہے۔ اللہ کی قدرت لامحدود ہے اور اس کی قدرت میں کمی بیشی نہیں ہوتی —— محنت مگر کے نتیجہ قدرت پر چھوڑ دینا چاہیئے —— جتنے بھی انبیاء علیہم السّلام تشریف لائے سب خدا کی قدرت پر روشنی ڈالنے کے لئے آئے۔ قدرت سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اللہ کو یہ بھی قدرت ہے کہ کھانا اتار دیں۔ اللہ کو یہ بھی قدرت ہے کہ پہاڑ ہٹا دیں، اللہ کو یہ بھی قدرت ہے کہ گلے پر چھری تو رکھی ہوئی ہو لیکن اس سے ایذا نہ پہنچنے دیں، اللہ کو یہ بھی قدرت ہے کہ چھری کے بغیر کاٹ دیں۔ اللہ کو یہ بھی قدرت ہے۔ کہ مچھلی کے پیٹ میں بھی نقصان نہ پہنچنے دیں۔ اللہ کو یہ بھی قدرت ہے کہ مردہ کو زندہ کر دیں —— اللہ تعالےٰ کی قدرت نقشوں سے آزاد ہے۔ نقشے قدرت کے پابند ہیں۔ لیکن قدرت نقشوں کی پابند نہیں —— اس طرح اللہ تعالےٰ جو چاہیں کر کے دکھا دیں ——

اللہ تبارک و تعالےٰ نے قدرت سے یہ سب کچھ بنایا۔ ہمیں چاہیئے کہ بنانے والے سے فائدے حاصل کریں۔ جو سب کا پالنے والا ہے، زندہ کرنے والا ہے، مارنے والا ہے، سب کام کرنے والا وہی ہے۔ اسی خدا کی ذات سے فائدہ حاصل کرو، اسی راستہ کو بتانے کے لئے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے —— اللہ تبارک و تعالےٰ نے قدرت سے پانی بنایا اور پانی سے اپنی قدرت کے ساتھ بلبلا بنایا اور پھر بلبلے پر قدرت استعمال کی تو اس پر دنیا بنا دی اور دنیا پر اپنی قدرت سے طرح طرح کی چیزیں بنا دیں —— مانگو اس قدرت والے سے مانگو۔ بنے ہوئے سے کچھ نہیں ہو گا بنانے والا ہی سب کچھ کر سکتا ہے ——

حضرت اسماعیلؑ کا واقعہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام و ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اپنی قدرت سے بے آب و گیاہ میدان میں پرورش کیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ——

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ٥

اے ہم سب کے پروردگار تو دیکھ رہا ہے کہ ایک ایسے میدان میں جہاں کھیتی کا نام و نشان نہیں میں نے اپنی بعض اولاد تیرے محترم گھر کے پاس لاکر بسائی ہے کہ نماز قائم رکھیں تاکہ محترم گھر عبادت گزاران توحید سے خالی نہ رہے (پس تو اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں (اور ان کے لئے زمین کی پیداوار سے سامان رزق مہیا کر دے۔ تاکہ تیرے شکر گزار ہوں۔

حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اس لئے جہاں ڈال کر جا رہا ہوں۔ کہ یہ تیری قدرت سے فائدہ حاصل کریں۔ اور فائدہ حاصل کرنے والے طریقوں کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں۔ اور کوشش کریں ہمیں بھی چاہیئے کہ محنت کا میدان قائم کریں اور قدرت سے فائدے حاصل کریں۔ اور سب انسانوں کے دل میں یہ بات ڈال دیں۔ کہ قدرت نقشوں کی پابند نہیں۔ بلکہ نقشے قدرت کے تابع ہیں۔ اس لئے نقشوں کو چھوڑ کر محنت کریں اور قدرت سے فائدہ اٹھائیں اور کہیں کہ یہ سب اللہ تعالےٰ کا احسان ہے حضرت اسماعیلؑ کو بغیر نقشہ کے غیر آباد جگہ پر ڈال دیا۔ لیکن قدرت نے ان کی پرورش کی، اور جن کے پاس نقشے تھے وہ ناکام ہوئے، فرعون کے پاس نقشہ، قوم عاد کے پاس نقشہ، قوم شعیب کے پاس نقشہ قوم نوح کے پاس نقشہ، لیکن ان نقشوں کے باوجود وہ ناکام اور نامراد لوٹے، اس کے برعکس حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس کوئی نقشہ نہیں، قدرت نے ان کو پالا۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ نقشوں کے ذریعہ نہیں، بلکہ قدرت پالتی ہے۔

ابرہہ اشرم کا واقعہ

ابرہہ اشرم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل بیت اللہ شریف

پر حملہ کیا۔ لیکن اس کا جو حشر ہوا۔ وہ دنیا کے سامنے ہے، دنیا کے نقشوں کے خلاف اس پہ چڑیوں نے کنکر پھینک کر ہلاک کر دیا۔ جس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے دنیا کی طاقتوں کے نقشوں کو توڑ کر پھینک دے۔

ابرہہ اشرم کی فوجوں کے مقابلہ کی اہل مکہ طاقت نہ رکھتے تھے اور اسی طرح منہ کو خالی کر کے پہاڑوں میں جا چھپے اور حالات کا انتظار کرنے لگے۔ عبدالمطلب دعا کرتے ہیں کہ

لاھم ان العبد یمنع رحالہ فامنع رحالک ـــــــ

ہم اگرچہ عاجز ہونے کی وجہ سے شہر سے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئی غم کی بات نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔ خدایا تو بھی اپنے گھر کی حفاظت کر

پھر دنیا کے نقشوں کے خلاف ابرہہ اشرم اور اس کا لشکر تباہ و برباد ہو گئے جیسا کہ عبداللہ بن قیس کہتے ہیں ـــــ

کادہ الاشرم الذی جا وبالفیل فولی وجیشہ مھزوم
واستھلت علیھم الطیر بالجندل حی کانہ مرجوم

ابرہہ الاشرم نے یہ تدبیر کی کہ کعبہ کے گرانے کیلئے ہاتھیوں کو لے کر آیا۔ پس وہ بھاگا۔ اور اس کا لشکر بھی شکست خوردہ ہو گیا۔ جب کہ پرندوں نے لشکر پر کنکریوں کی بارش کرتے ہوئے پرے کے پرے آ پہنچے اور سارا لشکر سنگسار ہو کر رہ گیا۔

اس واقعہ نے بھی ثابت کر دیا کہ قدرت دنیا کے نقشوں کی پابند نہیں البتہ نقشے قدرت کے پابند ہیں۔ کوئی کام قدرت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ نقشوں کے خلاف ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت

اللہ تبارک وتعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیم پیدا کیا، کوئی نقشہ نہیں کوئی دنیا کی طاقت نہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تبارک وتعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکیم دے دی۔ کہ مشرق سے مغرب تک اسلام پھیلانا ہے ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متقابل طاقتوں کے پاس نقشے موجود تھے۔ مکہ والوں کے پاس بھی نقشے تھے۔ طائف والوں کے پاس بھی ایران و عراق کے پاس بھی نقشے تھے۔ اور اپنے نقشوں کے مطابق حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پہ آئے۔ پہلے تعداد میں کم۔ لیکن اس کے بعد ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں بھی مقابلہ کے لئے آئے لیکن ان سب کے نقشے ناکام ہوئے اور قدرت کامیاب ہوئی۔

اگر آج ہم نے بھی مساجد کو اسی لحاظ سے چلانے کے لئے کوشش کی تو ہم بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اس کے خلاف کامیابی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ دنیا والوں کے نقشے آسمان تک پہنچتے ہیں۔ ہمیں ان نقشوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ پوری محنت کریں۔ اور قدرت پر بھروسہ رکھیں تو کامیابی یقینی ہے ـــ اگر ہم مساجد میں محنت کر کے نماز نہیں پڑھتے اور توجہ کے بغیر چلے جاتے ہیں۔ تو پھر یہ نماز، نماز نہیں ہوتی۔ حکم یہ ہے کہ مساجد میں محنت کر کے عبادت کریں تو پھر اللہ تبارک وتعالےٰ اپنی قدرت سے ہر چیز دے گا۔ یہ نہ سمجھیں کہ عبادت کرنے سے کام کا وقت نہیں رہے گا۔ بلکہ نماز محنت سے پڑھنے کے بعد جو کام کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ قدرت سے اس میں برکت عطا کرے گا۔ یہ دنیا عارضی ہے دنیا پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ دنیا کا مال عارضی وزارت عارضی، حکومت عارضی، نوکری عارضی یہ سب چیزیں کیا زمین و آسمان بھی عارضی ہیں۔ اور آخر سب فناہ ہو جائیں گے

ناک، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور جسم کے دیگر اعضاء جنت یا دوزخ میں انسان کے ساتھ ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی چیز انسان کے ساتھ نہیں جائے گی۔ جس نے عمل نیک کئے وہ جنت میں جائے گا۔ جس نے نیک عمل نہ کئے اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا۔ اور اعضاء انسان کے ساتھ ہوں گے۔ باقی دنیا کی سب چیزیں فناہ ہو جائیں گی۔ اور کوئی چیز ساتھ نہیں جائے گی۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے جس کام کے لئے زبان دی ہے اس سے وہ کام لیں، ہاتھ جس کام کے لئے دیئے ہیں ان سے اس پر عمل کریں، اس کے علاوہ دیگر اعضاء جن اعمال کے لئے دیئے ہیں اور ہدایت فرمائی ہے اسی ہدایت کے مطابق اعضاء سے کام لینا چاہیئے ـــــ سر سے پاؤں تک اعضاء جسمانی سے شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کام لیں ـــــ جو شخص اپنی زندگی مرضی مولا کے مطابق بنائے گا۔ اس کو اللہ تعالےٰ دنیا اور دین بھی دیں گے اور ان کے چھینے گے نہیں۔ لیکن دنیا دار سے چھین لیں گے ـــ جو شخص صحیح معنوں میں انسان بن جاتے ہیں۔ ان کو سات پشتوں تک دیتا ہے ـــ جنہوں نے اپنی زندگی اس دنیا میں سنواری وہ دین و دنیا میں بھلائی پائیں گے اور ان کو جو ملے دیا وہ باقی رہے گا۔ جو کم ہوگا اس سے زیادہ اور دے گا۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کی زیارت نصیب ہوگی اور کہا جائے گا یہ سب کچھ عملوں کے عوض دیا ہے ـــ اور عملوں کے عوض ہر ایک کو ہمیشہ دیتے رہیں گے ـــ جو شخص جتنا اونچا ہوگا اتنے ہی آدمی ساتھ لے جا سکے گا۔

عارضی اور مستقل پر محنت

مستقل پر محنت کے لئے مساجد میں اللہ تبارک وتعالےٰ نے اعمال کو پھیلا رکھا ہے۔ اگر رات دن کے چوبیس گھنٹوں کے اعمال کا معیار مقرر ہو جائے اور زندگی میں ہر گھنٹے کے اعمال کا بھی معیار مقرر ہو جائے تو پھر جس طرح چیزوں میں سب کچھ نظر آ رہا ہے اسی طرح اعمال بھی نظر آئیں گے۔ اور ایک ایک عمل ایسا ہے کہ اس کے عوض ساتوں آسمان و زمین لے سکتا ہے لیکن عمل بنانے چاہئیں جب انسان کو دنیا کی چیزوں کی طرح اپنا عمل بھی نظر آنے لگے گا تو پھر دنیا پر آخرت کو ترجیح دے گا۔ اور عارضی کے مقابلہ میں مستقل چیز حاصل کرے گا ـــ دین کے معاملہ میں دنیا کو اسی وقت تک انسان ترجیح دیتا ہے۔ جس وقت تک کہ اسے اپنے اعمال نظر نہیں آتے اور دنیا کی چیزیں نظر آتی ہیں ـــ اعمال نظر آ جانے کے بعد دنیا کی چیزوں کو ترجیح نہیں دی جا سکتی یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنا معیار مقرر کیا جائے ـــ قیصر نے کنگن بنائے اور خلیفہ دوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اعمال بنائے۔ قیصر کے کنگن فانی تھے فناہ ہو گئے لیکن خلیفہ دوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اعمال باقی رہنے والے تھے اور باقی رہے۔ خلیفہ دوم کے مقابلہ میں قیصر کو شکست ہوئی اور اس دنیا والے کے کنگن دین والوں کے پاس پہنچ گئے (باقی ہے)

مال میراث میں حکم شریعت

ورثہ کی تقسیم جس طریق پر اسلام نے پیش کی ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان آج خود اس سے ناآشنا ہے اس رسالہ میں تقسیم میراث کے آسان طریق اس کی حکمت اور خوبیاں رواجی تقسیم کی برائیاں اور عاقبت کی رسوائیاں تفصیلاً بیان کی گئی ہیں

سات پیسے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے۔

ناظم انجمن خدام الدین لاہور ۲۰

سنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے جانبازان حریت کا ایک باب

مرسلہ ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی تھانوی جو بعد میں شیخ العرب والعجم اور قطب العالم تسلیم کئے گئے ۲۳ صفر ۱۲۳۳ھ ۱۸۱۸ء میں نانوتہ میں پیدا ہوئے جہاں آپ کی ننہال تھی۔ آپ کی فطری صلاحیتوں کے متعلق حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کا بیان ہے۔

آپ کی طبیعت عالمانہ رنگ کی نہ تھی امیر شہید حضرت سید احمدؒ سے ملتی جلتی طبیعت رکھتے تھے اسی لئے وہ سید صاحب کا نمونہ تھے۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی پھر آپ دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی کے بہت سے مکتبوں اور مدرسوں میں مولانا نصیرالدین صاحب دہلوی کی بھی ایک درس گاہ تھی جہاں علم ظاہر کے ساتھ عشق و معرفت کا درس بھی دیا جاتا تھا

نوجوان امداد اللہ درجہ وسطی کی کتابیں پڑھ رہا تھا کہ حضرت مولانا نصیرالدین صاحب دہلوی کے جہادی قافلہ نے اپنا کوچ شروع کر دیا ۲ ذی الحجہ ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۲ ار اپریل ۱۸۳۵ء۔ حضرت استاذ کے اس سفر نے دل و دماغ پر ایسا اثر کیا کہ کتابوں کی ورق گردانی بار معلوم ہونے لگی البتہ حساس فطرت نے حضرت استاذ کے پاک اور مقدس جذبات سے جو سبق لیا تھا وہ عمر بھر فراموش نہ ہوا۔

مکتب عشق کا یہ دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

صرف پانچ سال ہی گزرے تھے۔ کہ حضرت سید نصیر صاحب دہلوی ۱۸۴۰ء ۱۲۵۶ھ میں خدا کو پیارے ہوئے اور ان کے خسر حضرت مولانا شاہ اسحٰق صاحب دہلوی نے سفر ہجرت اختیار کر کے مکہ معظمہ کو تحریک کا مرکز بنا لیا۔

مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی تحقیق کے بموجب اگرچہ اب مرکز مکہ معظمہ ہو گیا تھا جہاں ترکوں اور ان کے حلیفوں سے مدد لے کر ہندوستان کی تحریک حریت کو کامیاب بنایا جا سکتا تھا لیکن ہندوستان کے سیاسی مرکز یعنی دارالسلطنت میں ایک نظام کے قائم رکھنے اور ترقی کی پھر بھی ضرورت تھی۔ جس کے لئے پہلے مولانا مملوک علی کی زیر صدارت ایک بورڈ بنایا گیا۔ جس کے خصوصی ارکان مولانا قطب الدین صاحب دہلوی، مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی اور مولانا عبدالغنی صاحب دہلوی تھے اور جب ۱۲۶۰ھ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب پہلی بار حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو مولانا شاہ اسحٰق صاحبؒ نے حاجی امداد اللہ صاحب کو اسی کام کے لئے مقرر فرما دیا۔

مولانا عبیداللہ سندھیؒ اپنی مشہور تصنیف تمہید میں فرماتے ہیں ـــ امیر جماعت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب جو ۱۲۶۰ھ میں وطن سے روانہ ہوئے تھے ۱۲۶۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچے حضرت مولانا شاہ اسحٰق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تحریک کا لائحہ عمل اور پروگرام معلوم کیا پھر ۱۲۶۲ھ میں ہندوستان واپس آئے وہ لوگ جو اس سلسلہ سے وابستہ تھے انہوں نے حضرت حاجی صاحب کو اپنے تعلقات کا مرکز بنا لیا۔ اکابر اہل علم مثلاً حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری اور ان کے علاوہ علمائے ہند کی جمع کثیر (ایک بڑی جماعت) آپ کے گرد جمع ہو گئی

پس یہ جماعت جو شاہ ولی اللہ کی جماعت کہلانے کی صحیح طور پر مستحق تھی جیسے ہی رمضان شریف کے آخر میں اس کو دہلی کے انقلاب کی خبر دی گئی۔ تو غور و خوض کا ایک اہم موضوع اس کے سامنے آیا۔ جس کے لئے ہنگامی اجلاس ضروری تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کو نانوتہ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہ سے، حضرت مولانا محمد یعقوب ان دنوں بہاولپور تھے ان کو وہاں سے طلب کیا گیا۔

تنظیم نو یا تشکیل حکومت

یہ مردان احرار سالہا سال سے حریت کاملہ اور مکمل آزادی کی تمنائیں دلوں میں لئے ہوئے تھے ان کے لئے یہ بات نہایت ہی تکلیف دہ اور افسوس ناک تھی کہ ایسے وقت جبکہ فضا اس قدر ہموار اور ماحول اتنا سازگار ہو۔ وہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے خاموش بیٹھے رہیں۔ اور موسم کی خوشگوار تبدیلی سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھائیں۔ لیکن جس شریعت غرّاء اور جس پاک تعلیم کی روشنی میں وہ آگے قدم بڑھا سکتے تھے۔ اس کی پہلی شرط یہ تھی کہ جو قدم بھی بڑھایا جائے وہ ضبط و نظم، سنجیدگی اور قانون کی پوری پابندی کے ساتھ آگے بڑھے بہر حال اس پہلے اجتماع میں اتنا کام تو کر لیا گیا۔ کہ وہ جماعتی نظم جو اب تک ایک اصلاحی یا سیاسی پارٹی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اب اس کو نظام حکومت کی شکل دے دی گئی

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب امیر، اور مولانا رشید احمد صاحب، حافظ ضامن صاحب اور مولانا محمد منیر صاحب جیسے زعماء اور اکابر کو فوج، حفاظت، فصل خصومات اور عدل .... وقانون وغیرہ کے شعبے سپرد کئے گئے۔ اور اس موقعہ پر یہ بھی ضروری سمجھا گیا کہ خود بادشاہ کو بھی ضبط و نظم قائم کرنے اور اس جیسے نظام میں داخل ہونے کا مشورہ دیا جائے

چنانچہ نواب شبیر علی مراد آبادی کو جو بادشاہ کے منہ چڑھے اور بے تکلف مصاحب تھے اسی مقصد کے لئے دہلی بھیجا گیا

شاہ حسن عسکری جو بادشاہ کے پیر اور اس تحریک کے ایک ممتاز رکن بلکہ بانی اور محرک اول کی حیثیت رکھتے تھے اسی علاقہ کے رہنے والے تھے اور ان بزرگوں سے خاندانی روابط بھی رکھتے تھے۔ ان کے

ذریعہ سے بھی تحریک کی باگ موڑی جا سکتی تھی ——

بہر حال مقامی یا علاقائی حیثیت میں آئین اور دستور کے مطابق حکومت کا ایک نظام زیر قیادت حاجی امداد اللہ صاحب رمضان شریف کے فوراً بعد مئی کے آخر یا اوائل جون میں تھانہ بھون میں قائم ہو گیا۔ لیکن کوئی اقدام اُس وقت مناسب نہیں سمجھا گیا جب تک مرکز میں ایک صالح نظام وجود پذیر نہ ہو اور اس علاقائی نظام کا رابطہ اس مرکزی نظام سے منسلک نہ ہو جائے۔

حضرت مولانا گنگوہیؒ وغیرہ پر برطانوی حکومت نے فساد کا الزام لگایا اور ان بزرگوں نے اُس سے انکار کیا، اُن کا انکار بالکل صحیح تھا۔ کیونکہ انہوں نے فساد میں قطعاً حصہ نہیں لیا۔ البتہ فساد کی صورت ختم ہونے کے بعد جب منظم جہاد کی شکل پیدا ہوئی تو اس جہاد میں ضرور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ جہاد فساد نہیں ہوتا بلکہ قاطع فساد ہوتا ہے ——

۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو جنرل بخت خاں اپنی منظم اور با ضابطہ فوج لے کر دہلی پہنچ گئے مولانا سرفراز علی صاحب امیر جماعت کی حیثیت سے ان کے ساتھ تھے۔ بلکہ جنرل مذکور کی سرپرستی اور رہنمائی فرما رہے تھے

جنرل بخت خاں نے صرف فوجوں کو ہی منظم نہیں کیا۔ بلکہ ضبط و نظم کو اس معیار پر لانے کی کوشش کی جو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہے اور ایسے مواقع پر جو شرعی مطالبات ہو سکتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے جامع مسجد دہلی میں علمائے کرام کا اجتماع کیا۔ اُس وقت کے حالات کے بموجب دہلی میں ایک صالح نظام قائم ہو گیا۔ علمائے کرام اور رہنمایان ملت نے غور و خوض کے بعد جہاد کا فتویٰ صادر کر دیا۔ اب ممکن ہو گیا کہ اس علاقہ کے امیر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اقدام کا فیصلہ صادر کریں۔

بیان حضرت مدنیؒ

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحبؒ امیر جہاد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت سے مشرف اور فیضیاب ہوئے ہیں مکہ معظمہ میں کچھ عرصہ آپ کی خدمت میں بھی رہے ہیں۔ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفۂ مجاز ہیں۔ ایک راز داں خادم کی حیثیت سے عرصہ تک ان کی خدمت میں باریاب رہے ہیں۔ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز (جو حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کے نہایت محبوب و مقرب شاگرد تھے۔ اور اپنی مجاہدانہ فطرت کی وجہ سے جہادی کاروبار کے امین و معتمد اور واقف اسرار تھے۔

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کو جس درجہ آپ سے تقرب رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں مولانا حسین احمد صاحب نے حضرت شیخ الہند کی آغوش شفقت میں تربیت پائی اور پھر ایک فداکار رفیق کی حیثیت سے سفر و حضر انتہا یہ کہ قید و بند میں بھی عرصہ دراز تک ہمدم و ہمراز رہے لہذا ۱۸۵۷ء کے اس معرکے کے متعلق حضرت مولانا حسین احمد صاحبؒ کا بیان چشم دید شہادت کی حیثیت رکھتا ہے۔

مشاورتی اجتماع میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور حضرت شیخ محمد صاحب کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس کو نقل کرنے کے بعد شیخ الاسلام قدس اللہ سرہٗ العزیز تحریر فرماتے ہیں

پھر جہاد کی تیاری شروع ہو گئی اور اعلان کر دیا گیا۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کو امام مقرر کیا گیا۔ اور حضرت مولانا نانوتویؒ کو سپہ سالار افواج قرار دیا گیا اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کو قاضی بنایا گیا۔ اور مولانا محمد منیر صاحب نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب تھانویؒ میمنہ اور میسرہ (داہنے بازو اور بائیں بازو) کے افسر مقرر کئے گئے۔ چونکہ اطراف و جوانب میں مذکورہ بالا حضرات کے تقویٰ، علم و تصوف اور تشرع کا بہت زیادہ شہرہ تھا۔ ان حضرات کے اخلاص و للہیت سے لوگ بہت زیادہ متاثر تھے ہمیشہ سے ان کی دینداری اور خدا ترسی دیکھتے رہے تھے اس لئے ان پر بہت اعتماد کرتے تھے علاوہ مریدین اور تلامذہ کے عام مسلمان بھی بے حد معتقد تھے اس لئے بہت تھوڑی مدت میں جوق جوق لوگوں کا اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت تک ہتھیاروں پر پابندی نہ تھی عموماً لوگوں کے پاس ہتھیار تھے۔ جن کو رکھنا اور سیکھنا مسلمان ضروری سمجھتے تھے۔ مگر ہتھیار پرانی قسم کے تھے۔ بندوقیں توڑے دار تھیں۔ کارتوسی رائفلیں نہ تھیں یہ صرف انگریزی فوجوں کے پاس تھیں۔ مجاہدین ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو گئے اور تھانہ بھون اور اطراف میں حکومت قائم کر لی گئی اور انگریزوں کے ماتحت حکام نکال دیئے گئے۔

خبر آئی کہ توپ خانہ سہارنپور سے شاملی کو بھیجا گیا ہے۔ ایک پلٹن لا رہی ہے —— رات کو یہاں سے گزرے گی۔ اس خبر سے لوگوں میں تشویش ہوئی۔ کیونکہ ہتھیار اُن مجاہدین کے پاس تھے وہ تلوار، توڑے والی بندوقیں اور برچھے وغیرہ تھے۔ مگر توپ کسی کے پاس نہ تھی توپ خانہ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے گا۔ حضرت رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمایا فکر نہ کرو۔

سڑک ایک باغ کے کنارے سے گزرتی تھی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کو تیس یا چالیس مجاہدین پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے افسر مقرر کر دیا تھا آپ اپنے ماتحتوں کو لے کر باغ میں چھپ گئے اور سب کو حکم کیا کہ پہلے سے تیار رہو۔ جب میں حکم کروں سب فائر کرنا چنانچہ جب پلٹن مع توپ خانہ باغ کے سامنے پہنچی تو سب نے یکدم فائر کر دیا۔ پلٹن گھبرا گئی کہ خدا جانے کس قدر آدمی یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ توپ خانہ چھوڑ کر سب بھاگ گئے۔ حضرت گنگوہیؒ نے توپ خانہ کھینچ کر حضرت حاجی صاحبؒ کی مسجد کے سامنے لاکر ڈال دیا اس سے ان لوگوں میں ان حضرات کی فراست ذکاوت، فنون حربیہ کی مہارت، معاملہ فہمی اور ہر قسم کی قابلیت کا سکہ بیٹھ گیا۔

شاملی اس زمانہ میں مرکزی مقام تھا ضلع سہارنپور سے متعلق تھا۔ وہاں تحصیل بھی تھی کچھ فوجی طاقت بھی وہاں رہتی تھی قرار پایا کہ اس پر حملہ کیا جائے۔ چنانچہ چڑھائی ہوئی اور قبضہ کر لیا گیا۔ جو طاقت پولیس اور فوج کی وہاں تھی وہ مغلوب ہو گئی۔ حضرت حافظ ضامنؒ صاحب اسی ہنگامہ میں شہید ہو گئے۔ حضرت حافظ صاحب کا شہید ہونا تھا۔ کہ معاملہ بالکل ٹھنڈا پڑ گیا۔ ان کی شہادت سے پہلے روزانہ خبر آتی تھی کہ آج فلاں مقام انگریزوں سے چھین لیا گیا۔ آج فلاں مقام پر ہندوستانیوں کا قبضہ ہوا۔ مگر حافظ صاحب کی شہادت کے بعد پہلے پہل خبر آئی کہ دہلی پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور یہی حال ہر جگہ کی خبروں کا تھا۔ اس سے پہلے گورے فوجی چھپتے پھرتے تھے۔ ایک ایک سپاہی گوروں کی جماعتوں کو بھگائے پھرتا تھا۔ مگر بعد میں معاملہ برعکس ہو گیا، پہلے کسی کھیت میں

ایمان اور اُس کی شاخیں

مرسلہ :- محمد اشرف ہیڈ کلرک - کاٹن ملز - لائل پور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - اَمَّا بَعْدُ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے - کہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (جن روایات میں ستتر آئی ہیں) شراح بخاری نے ان کو مختصر طور پر جمع فرمایا ہے - جس کا حاصل مندرجہ ذیل ہیں

ایمان کامل تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے (۱) تصدیق قلبی (۲) زبان سے اقرار و عمل (۳) اعمال بدنی

(۱) تصدیق قلبی

اس کی تیس ۳۰ شاخیں - جو کہ مندرجہ ذیل ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا - جس میں اس کی ذات اس کی صفات پر ایمان لانا داخل ہے - اور بریقین کہ وہ ذات پاک ایک ہے - اور اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اُس کا کوئی مثل ہے - (۲) اللہ کے سوا سب چیزیں بعد کی پیداوار ہیں - ہمیشہ سے وہی ایک ذات ہے (۳) فرشتوں پر ایمان لانا - (۴) اللہ کی اُتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لانا (۵) اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا کہ بھلی ہو یا بُری سب اللہ کی طرف سے ہے (۷) قیامت کے حق ہونے پر ایمان لانا جس میں قبر کے سوال وجواب، قبر کا عذاب، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا - حساب ہونا اعمال کا - اور پُل صراط پر سے گزرنا وغیرہ شامل ہیں (۸) جنت کا یقین ہونا اور مومن انشاء اللہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (۹) جہنم کا یقین ہونا اور اُس میں سخت سے سخت عذاب ہیں اور وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ رہے گا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا (۱۱) اللہ کے واسطے دوسرے سے محبت رکھنا اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھنا یعنی اللہ والوں سے محبت رکھنا اسی میں داخل ہے - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص مہاجرین اور انصار کی محبت اور آل رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت (۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اس میں آپ کی تعظیم، حضور پر درود شریف پڑھنا اور آپ کی سنتوں کا اتباع کرنا بھی شامل ہے (۱۳) اخلاص جس میں ریا نہ کرنا اور نفاق سے بچنا داخل ہے (۱۴) توبہ یعنی دل سے گناہوں پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد (۱۵) اللہ کا خوف (۱۶) اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا (۱۷) اللہ کی رحمت سے مایوسی نہ ہونا (۱۸) شکر گزاری (۱۹) وفا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع جس میں بڑوں کی تعظیم بھی شامل ہے (۲۲) شفقت و رحمت جس میں بچوں پر شفقت کرنا بھی شامل ہے (۲۳) مقدر پر راضی رہنا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود ستائی کا چھوڑنا جس میں اصلاح نفس بھی داخل ہے (۲۶) کینہ حسد خلش نہ رکھنا (۲۷) حیا کرنا (۲۸) غصہ نہ کرنا (۲۹) فریب نہ دینا، جس میں بدگمانی نہ کرنا اور کسی کے ساتھ مکر نہ کرنا بھی داخل ہے (۳۰) دنیا کی محبت دل سے نکال دینا جس میں مال کی اور جاہ کی محبت داخل ہے

(۲) زبان سے اقرار و عمل

اس کے سات شعبے ہیں

(۱) کلمہ طیبہ کا پڑھنا (۲) قرآن پاک کی تلاوت کرنا (۳) علم سیکھنا (۴) دوسروں کو علم سکھانا (۵) دعا کرنا (۶) اللہ کا ذکر کرنا جس میں استغفار بھی شامل ہے (۷) لغو باتوں سے بچنا -

(۳) اعمال بدنی

اس کی آگے تین شاخیں ہیں:

(ا) ان کا تعلق بندہ کی اپنی ذات سے ہے

ب :- دوسروں کے ساتھ برتاؤ

ج :- حقوق عامہ

(ا) جن کا تعلق بندہ کی اپنی ذات سے ہے

اس کی سولہ شاخیں ہیں

(۱) پاکی حاصل کرنا جس میں بدن کی پاکی، کپڑے کی پاکی، مکان کی پاکی سب ہی داخل ہے اور باطن کی پاکی میں وضو بھی داخل ہے اور حیض و نفاس اور جنابت کا غسل بھی (۲) نماز کی پابندی کرنا اور قائم کرنا، جس میں فرض، نفل ادا قضا سب داخل ہے (۳) صدقہ، جس میں زکوٰۃ، صدقہ فطر وغیرہ بھی داخل ہے - بخشش کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، مہمان کا اکرام کرنا اور غلاموں کا آزاد کرنا بھی داخل ہے (۴) روزہ فرض ہو یا نفل (۵) حج کرنا فرض ہو یا نفل اور اسی میں عمرہ بھی داخل ہے اور طواف بھی (۶) اعتکاف کرنا جس میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا بھی داخل ہے (۷) دین کی حفاظت کے لئے گھر چھوڑنا جس میں ہجرت بھی داخل ہے (۸) نذر کا پورا کرنا (۹) قسموں کی نگہداشت رکھنا (۱۰) کفاروں کا ادا کرنا (۱۱) ستر کا نماز میں اور نماز کے علاوہ ڈھانکنا (۱۲) قربانی کرنا اور قربانی کے جانوروں کی خبر گیری اور ان کا اہتمام کرنا (۱۳) جنازہ کا اہتمام کرنا اور جملہ امور کا انتظام کرنا (۱۴) قرض کا ادا کرنا (۱۵) معاملات کا درست کرنا، سود سے بچنا (۱۶) سچی بات کی گواہی دینا، حق بات کو نہ چھپانا

(ب) دوسروں کے ساتھ برتاؤ

اس کی چھ شاخیں ہیں:-

(۱) نکاح کے ذریعے حرامکاری سے بچنا (۲) اہل وعیال کے حقوق کی رعایت کرنا اور ان کا ادا کرنا اس میں نوکروں اور خادموں کے حقوق بھی ہیں (۳) والدین کے ساتھ سلوک کرنا - نرمی برتنا فرمانبرداری کرنا (۴) اولاد کی اچھی تربیت کرنا (۵) صلہ رحمی کرنا (۶) بڑوں کی فرماں برداری اور اطاعت کرنا

ج :- حقوق عامہ

یہ اٹھارہ شعبوں پر منقسم ہے:-

(۱) عدل کے ساتھ حکومت کرنا (۲) حقانی جماعت کا ساتھ دینا (۳) حکام کی اطاعت کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو (۵) آپس کے معاملات کی اصلاح کرنا - جس میں مفسدوں کو سزا دینا - باغیوں سے جہاد کرنا بھی داخل ہے (۶) نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کرنا (۷) نیک کاموں کا حکم کرنا اور بُری باتوں سے روکنا جس میں تبلیغ و وعظ بھی داخل ہے (۸) حدود شرعی کا قائم کرنا (۹) جہاد کرنا جس میں مورچوں کی حفاظت بھی داخل ہے (۱۰) امانت کا ادا کرنا جس میں خمس جو غنیمت کے مالوں میں ہوتا ہے وہ بھی داخل ہے (۱۱) قرض کا دینا اور ادا کرنا (۱۲) پڑوسیوں کا حق ادا کرنا اور ان کا اکرام کرنا (۱۳) معاملہ اچھا کرنا جس میں جائز طریقہ سے مال کا جمع کرنا بھی داخل ہے (۱۴) مال کا موقع پر خرچ کرنا - اسراف اور بخل سے بچنا بھی اس میں داخل ہے - (۱۵) سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا —

باقی ص۱۴

ذكرى حضرة الشيخ مولانا أحمد علي صاحب رحمة الله تعالى عليه

(محمد موسى المدرس بقاسم العلوم ملتان)

فؤادي إلى مغنى سعاد يطير	١	قريح شجٍ عند الحبيب أسير
وعيني تجود الدمع سكبا بربعها	٢	وضقت به ذرعا وفات سرور
فلله أعطينا سعاد قلوبنا	٣	سعاد إلى كم بالقلوب تغير
ألا ليت شعري هل أزورن ليلة	٤	ربوعا بها كأس الرحيق تدور
بجنجوه - دلي - ديوبند - وتهانبن	٥	وسرهند - والاجمير حل يدور
ديار أخلاء وقد حال بيننا	٦	جبال وأنى دونها لأبور
فدع عنك دعوى الحب وابك حبيبا	٧	كريما لحزب الأولياء أمير
ألا شيخنا أحمد علي مات فاصبروا	٨	وقد فاز من في النائبات صبور
سفحنا بلاهور الدموع مسلسلا	٩	وصرنا حيارى - إذ بها غاب نور
وما كان ظني قبل دفنك شيخنا	١٠	بأن نجوما في التراب تغور
جنيت أعزرائيل زهرة ديننا	١١	فصوّح روض للقرآن نضير
وكان ربيع الدين من بعد شتوة	١٢	وحق بأسرار الطريق بصير
يميز حلالا من حرام كان فيه	١٣	حشاه مرايا باطن فتنير
بك ازدهت الدنيا بهاء وبهجة	١٤	فما لك في هذا الزمان نظير
ملئت ديار الهند علما وحكمة	١٥	ففيضك مسك في البلاد يفور
فمثلك في فنجاب عنقاء مغرب	١٦	أدرّ يتيم - دركم لغزير
ومن ذا الذي لم يستضئ من علومكم	١٧	ولكن قليل في العباد شكور
بك اعتنقت شتى القلوب وصافحت	١٨	علوما وأسرارا فسال بحور
قلادة جيد الدين بل شمسة لها	١٩	وعين عيون الأولياء كبير
تعز عبيد الله النور، واتّئد	٢٠	فصبر جميل بالكرام جدير
بنفسي أفدي القبر ما لك مسكن	٢١	حوى كرما قد فاح منه عبير
فنور ضريح الشيخ واجعله روضة	٢٢	فإنك يا ربي بذاك قدير

ترجمہ ذکری حضرت الشیخ مولانا احمد علیؒ

۱۔۳ اشعار کا ترجمہ قصداً ترک کیا گیا ہے۔

(۴) کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ آیا ایک رات کے لئے زیارت کر سکوں گا۔ اُن مقامات کی جہاں علم و دین کے لبالب پر پیالے گھومتے ہیں۔

(۵) گنگوہ، دہلی، دیوبند، تھانہ بون، سرہند، اجمیر میں بزرگی کے چاند فروکش ہیں۔

(۶) یہ ہمارے بزرگوں کے شہر ہیں۔ مگر افسوس کہ حائل ہوئے ہمارے اور ان کے درمیان ثریا رس پہاڑ اور میں اُن سے ورے ماتم کناں ہوں

(۷) چھوڑیئے ان داستانوں کو اور رو دیجئے ہمارے حبیب کریم پیر (مولانا احمد علی صاحب) جو کہ بزرگوں کا امیر ہے۔

(۸) ارے لوگو مولانا احمد علی وفات پا گئے۔ سو صبر کرو کیونکہ کامیاب ہوتا ہے مصائب میں صبر کرنے والا ہے

(۹) ہم نے لاہور شہر میں مسلسل آنسو بہائے اور حیران ہوئے۔ کیونکہ اس میں نورِ طریقت ڈوب گیا۔

(۱۰) میرا گمان کبھی نہیں تھا تیرے دفنانے سے پہلے اے شیخ کہ تارے بھی زمین میں گھس سکتے ہیں۔

(۱۱) اے عزرائیلؑ۔ افسوس تو نے توڑا دین کا وہ پھول کہ سرسبز گلشن قرآن سارا ویران ہوا

(۱۲) آپ قحط الرجال کے بعد اسلام کی بہار تھے اور حق ہے۔ کہ اسرار طریقت کی بڑی بصیرت رکھتے تھے

(۱۳) آپ بہ فہم باطن حلال و حرام میں امتیاز کرتے تھے گویا کہ آپ کے دل میں باطنی آئینے تھے جو چیزوں کا پتہ دیتے تھے

(۱۴) تیری وجہ سے فخر کیا اس دنیا نے از روئے زینت و خوشی کے سو اس دنیا میں تیری کوئی نظیر نہیں

(۱۵) تو نے بھر دیئے ہندوستان کے شہروں کو علم و حکمت سے سو تیرا فیض مشک اور کستوری ہے۔ جو تمام شہروں میں مہکتی ہے۔

(۱۶) تیرا مماثل پنجاب میں عنقا ہے اے ورِ بے بہا آپ کا فیض بے تحاشا ہے

(۱۷) وہ کون ہے جس نے تیرے علوم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ لیکن افسوس کہ بندوں میں شکر گزار کم ہیں

(۱۸) تیری وجہ سے متحد ہوئے مخالف دل اور مصافحہ کیا علوم و اسرار سے سو علوم و اسرار کے سمندر بہنے لگے

(۱۹) آپ دین کی گردن کا ہار بلکہ ہار کا بڑا موتی تھے۔ اور بڑے اولیاء کے سردار تھے اور بزرگ تھے

(۲۰) صبر کر اے مولانا صاحبزادہ عبید اللہ انور صاحب کیونکہ صبر جمیل... بزرگوں کے مناسب ہے

(۲۱) تیری جان قربان ہو اُس قبر سے جو آپ کے لئے مسکن ہے اور مشتمل ہے۔ ایسی بزرگی پر جس سے عنبر کی خوشبو آنے لگی

(۲۲) اے اللہ حضرت شیخ کی قبر کو منور فرما کر اسے جنت کا باغیچہ بنا بے شک آپ اے رب اس پر قادر ہو۔

آج کے بچے ۔۔۔ کل کے باپ

(محمد عثمان غنی بی اے ۱۹E/۱۰۰ واہ کینٹ)

لکھتا ہوں میں ایک پیام — بچو آج تمہارے نام
کام کرو تم اپنے آپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
حکم خدا کا بھول نہ جانا — اچھی بات زباں پر لانا
بکنا نہیں اناپ شناپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
حق کی باتیں کہنا سیکھو — عاجز بن کے رہنا سیکھو
فخر نہ کرنا ہرگز آپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
امت ہو تم پاک نبیؐ کی — پھر تم میں یہ نفرت کیسی
خوب بڑھاؤ میل ملاپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
آگے آگے بڑھتے جاؤ — زینہ زینہ چڑھتے جاؤ
کبھی نہ آئے فل سٹاپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
کھیلو بلیٹک گلیوں میں بھی — لیکن بیٹھو ویہوں میں بھی
اللہ ھو کے گیت الاپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
تم کو دی ہے عقل خدا نے — کبھی نہ سننا فلمی گانے
نہ سننا طبلے کی تھاپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
بے مقصد جینا بے شرمی — ذکر خدا ہے روح کی گرمی
جیسے انجن میں ہو بھاپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
شرک کی طرف بلائے کوئی — گندی بات سنائے کوئی
بولو اپنا رستہ ناپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
خوب سمجھ لے ہر اک بچہ — دین اُسی کو جانے سچا
جس پر دیکھے مدنی چھاپ — جھڑ جائیں گے سارے پاپ
غنی بھی اک دن بچہ ہی تھا — پیارے بچو! تم ہی جیسا
واہ میں بیٹھا ہے چپ چاپ — کل تھا بچہ آج ہے باپ

قسط نمبر (۳)

(بچوں کا صفحہ)

حج

محترم غازی خدا بخش صاحب کیپٹن

حج کی ضرورت کے متعلق کچھ اور فرمائیں۔ بیٹا!

دین و ملت اور قوم کو "حج" کی ضرورت اس لئے ہے۔ کہ مخلص اور منافق میں امتیاز ہو جائے اور دین الٰہی کے اندر فوج در فوج لوگوں کے داخل ہونے کا مظاہرہ ہو۔ لوگ باہم ملاقات کریں اور ایک دوسرے سے فائدہ اٹھائیں اور ہر ایک دوسرے سے وہ چیز حاصل کرے جو اس کے پاس نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اپنے مقصد اور رہنے سہنے کی چیزیں ایک دوسرے سے ملنے جلنے اور ملاقات ہی سے حاصل ہوا کرتی ہیں

اگر "حج" ایک مشہور رسم کی صورت سے بھی کیا جائے۔ تب بھی وہ بہت سی رواجی خرابیوں کی اصلاح کے لئے مفید ہے۔ اور پھر یہ کہ دین کے اماموں ملت کے ہادیوں اور قوم کے پیشواؤں کے حالات کا تذکرہ اور ان کے حالات لینے اور حاصل کرنے کے جذبات کو ابھارنے کے لئے "حج" جیسی کوئی چیز نہیں اور پھر یہ کہ "حج" کے لئے... ایک دور دراز کا کٹھن سفر اور محنت کے کام درکار ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ انتہائی مشقت کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے حج کرنا اور اس کے طریقوں کو انجام دینا خالص اللہ تعالٰے ہی کے لئے اور رضا حاصل کرنے کے لئے ہی ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ حج انسان کے اگلے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ جس طرح ایمان لانا تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے ——

بیٹا - ابا جی! حج میں جن مصلحتوں کی رعایت کی گئی ہے وہ کیا ہیں؟

باپ - بیٹا! پہلی تو یہ کہ بیت اللہ کی تعظیم کیونکہ بیت اللہ کی عزت کرنا خود اللہ تعالٰے کی تعظیم ہے۔

دوسری یہ کہ دربار الٰہی میں حاضر ہونے اور پیش ہونے کے لئے ایک بہت بڑا اجتماع ایک شاندار جلسہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر دولت و سلطنت اور ہر قوم و ملت کا ایک اجتماع ہوا کرتا ہے۔ جس میں ادنےٰ اعلےٰ چھوٹے بڑے دور و نزدیک کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے واقفیت پیدا کرتے ہیں۔ اور قومی ملی باتوں میں بات چیت کرتے ہیں تبادلۂ خیالات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ رہے قومی ملی شعائر یعنی نشانیوں کی بڑائی اور عزت، عظمت و حرمت بجالاتے ہیں۔ چنانچہ حج مسلمانوں کا پاک اور مقدس اجتماع ہے اور حضور الٰہی میں پیشی کا دن ہے اور مسلمانوں کی شان و شوکت کے ظاہر کرتے، اسلامی لشکروں کے اجتماع اور دین و ملت کی عزت و حرمت کا ایک مقدس عمل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ کہ جب ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کو لوٹنے کا مقام اور امن کی جگہ ٹھہرایا —"

تیسری مصلحت یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم اور سیدنا ہمارے سردار اسمٰعیل علیہما الصلٰوۃ والسلام سے ایک مقدس عبادت جو ورثہ میں چلی آ رہی تھی اس کی پیروی کرنا۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات ملت حنیفیہ کے امام تھے۔

بیٹا - ابا جی! یہ حنیفیہ کا کیا مطلب ہے؟

باپ بیٹا! صرف ایک اللہ تعالٰے کا ہو کر رہنا، سب سے ہٹ کر صرف ایک خدا کی پرستش اور عبادت کرنے والے کو حنیف کہتے ہیں اور عرب کے لوگوں کے لئے انہی دو بزرگوں نے شریعت اور احکام مقرر کئے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ کو بھی اسی لئے نبی بنایا کہ وہ ملت حنیفیہ کو غالب اور اسی کے کلمے کو بلند کریں۔— چنانچہ اللہ فرماتا ہے۔ تمہارے لئے بھی وہی دین تجویز کیا جو تمہارے باپ ابراہیمؑ کا تھا

لہذا ضروری تھا کہ وہ عبادتیں۔ جو ملت حنیفیہ کے ان ہر دو اماموں سے نہایت اثر کے ساتھ فائدہ مند چلی آ رہی تھیں ان کی حفاظت و پابندی کی جائے جس طرح کہ فطرت و پیدائش کی خصلتوں اور حج کے طریقوں وغیرہ کی حفاظت پابندی کی جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مشاعر یعنی نشانیوں کی جگہوں پہ تم قیام کرو۔ کیونکہ یہ تمہیں اپنے باپ ابراہیمؑ سے ورثہ میں ملے ہیں۔

بیٹا! حج کی چوتھی مصلحت یہ ہے کہ ان حالات اور ان باتوں کو باقاعدہ قائم رکھا جائے جو پہلے سے ان میں رواج پا چکی تھیں۔ جن میں ہر خاص و عام کے لئے آسانی اور سہولت تھی۔ مثلاً منیٰ کے مقام پہ قیام کرنا۔ رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا وغیرہ کیونکہ ایسی باتوں میں اگر ان لوگوں کو اپنی پرانی حالت پہ نہ چھوڑا جاتا تو ان کے لئے بہت بڑی مشکل پیدا ہو جاتی اور اگر اس امر سے انہیں بالکل روک دیا جاتا تو زیادہ لوگ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ کسی ایک بات پہ اتفاق نہ کرتے اور نہ جمع ہوتے

پانچویں مصلحت یہ تھی کہ ظاہر طور پہ کچھ ایسے اعمال اور کام کئے جائیں جن سے یہ واضح اور ظاہر ہو جائے کہ ان اعمال کا انجام دینے والا موحد یعنی خدا کو ایک ماننے والا اور خدا کی پرستش کرنے والا ہے۔ وہ حق کا پیرو اور ملت حنیفیہ کا ماننے والا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس ملت کے اگلوں پہ اللہ تعالٰی جو انعامات کئے ہیں۔ ان کا شکریہ بھی ادا ہو جائے مثلاً "صفا" اور "مروہ" کے درمیان دوڑنا۔ یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان اب بڑا بارونق بازار ہے

چھٹی مصلحت یہ تھی کہ لوگ جاہلیت کے زمانے میں بھی حج کیا کرتے تھے۔ اور حج کرنا ان کے دین کا اصل الاصول تھا لیکن ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے جو اعمال اور کام ورثے میں چلے آتے تھے ان میں بہت سی باتیں ملا دی تھیں اور یہ ان کی ایجاد و بدعت اور دین میں نئی باتیں تھیں اور ان عملوں میں غیر اللہ کو شریک کر دیا تھا۔ مثلاً ان لوگوں نے "اساف" "نائلہ" کے بُت بنائے تھے۔ اور ان کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ "منات طاغیہ" کے لئے احرام (ایک چادر اوپر ایک نیچے، باندھا کرتے تھے اور تلبیہ کے اندر یہ الفاظ زیادہ کر دیتے تھے "تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جو تیرا شریک ہے" ... اور اس قسم کے کاموں سے انہیں روکنا ضروری تھا اور ...

(باقی ص۱۸)

خصائلِ مومن

— ۵ —

(جناب محمد شفیع عمر الدین رسانگھڑ)

(۲۸) مومن کا شعار رضا و تسلیم ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

(البقرہ آیت ۱۵۵ - ۱۵۶ ع ۱۹)

ترجمہ! اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ——

" دیکھو ہم (صفت رضا و تسلیم میں) جو کہ مقتضا ایمان کا ہے۔ تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر

خوف

سے (جو کہ ہجوم مخالفین یا نزولِ حوادث وشدائد) سے پیش آوے) اور (کسی قدر فقر و) ——

فاقہ سے)

—— مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے

مثلاً

مواشی مرگئے، یا کوئی آدمی مرگیا یا بیمار ہوگیا یا پھل اور کھیتی کی پیداوار تلف ہوگئی۔

پس

تم صبر کرنا) اور (جو لوگ ان امتحانوں میں پورے اتر آویں اور مستقل رہیں تو) آپ ایسے... صابرین کو بشارت سنا دیجئے، جن کی یہ

عادت

ہے، کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ اول سے سمجھ کر یوں، کہتے ہیں کہ ہم تو (مع مال و اولاد حقیقتاً)، اللہ تعالےٰ ہی کی ملک ہیں۔ اور مالک حقیقی کو اپنی ملک میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار حاصل ہے۔ اُس سے مملوک کو تنگ ہونا کیا معنی، اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالےٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں (سو یہاں کے نقصانوں کا بدلہ وہاں جاکر مل کر رہے گا .... " (بیان القرآن)

(۲۹) مومن مجاہدہ میں لگا رہتا ہے

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝

(العنکبوت آیت ۶۹)

ترجمہ! اور جنہوں نے ہمارے لئے... کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے۔ اور بے شک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

یعنی جو لوگ اللہ کے واسطے محنت اٹھاتے، اور سختیاں جھیلتے ہیں۔ اور طرح طرح کے مجاہدات میں سرگرم رہتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو ایک نورِ بصیرت عطا فرماتا اور اپنے قرب و رضا یا جنت کی راہیں سمجھاتا ہے۔ جوں جوں وہ ریاضات و مجاہدات میں ترقی کرتے ہیں۔ اسی قدر ان کی معرفت و انکشاف کا درجہ بلند ہو جاتا ہے۔ اور وہ باتیں سوجھنے لگتی ہیں کہ دوسروں کو ان کا احساس تک نہیں ہوتا —— یعنی اللہ کی حمایت و بصیرت نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

(حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ)

حاصل یہ نکلا

کہ بندہ کا کام ہے۔ کوشش کرنا پھر منزلِ مقصود تک اللہ تعالےٰ پہنچا دیتا ہے یہاں جہادِ اکبر اور جہادِ اصغر دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

کوشش میں لگے رہنا اور جد و جہد کرنا بندے کا کام ہے ؎

گرچہ وصالش نہ بکوشش دہند
ہر قدر اے دل توانی بکوش! (حافظؒ)

(۳۰) مومن قرآن کریم کے احکام کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے!

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝

(النحل آیت ۳۰ - ع ۴)

ترجمہ :- اور پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے (کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے ؟ تو کہتے ہیں اچھی چیز۔ جنہوں نے نیکی کی ہے (ان کے لئے)، اس دنیا میں بھی بہتری ہے۔ اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے۔ اور پرہیزگاروں کا کیا اچھا گھر ہے

حاشیہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ

باطل پرست تو قرآن مجید کو —— اساطیر الاولین تعبیر کر رہے تھے۔ لیکن حق پرست اُسے خیر محض تصور کرتے ہیں۔ ان کی جزائے خیر —— دنیا و آخرت میں کامیابی ہوگی ——"

(۳۱) مومن ہمیشہ بھلی بات کہتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے

حدیث :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ——

اللہ تعالےٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ پس اُسے چاہیئے جب بات کرے تو اچھی بات کرے یا خاموش رہے ——

(۳۲) مومن اپنی زبان یا ہاتھ سے دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا!

حدیث! اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ (متفق علیہ)

ترجمہ :- مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔

یعنی زبان سے نہ کسی کو گالی دے نہ کسی کی غیبت کرے۔ ہاتھ سے نہ کسی کو

ناحق مارے یا کسی قسم کا نقصان کرے

(۲۳) مومن دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتا ہے

حدیث! اَلْمُؤْمِنُ اَخُوا لْمُؤْمِنِ (بحوالہ مسلم) (مشارق الانوار)

ترجمہ! ایماندار ایماندار کا بھائی ہے

یعنی

جب مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اس کی محبت و خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے

(۲۴) مومن پر دوسروں کا خون، عزت اور مال حرام ہے۔

حدیث :۔ کُلُّ الْمُسْلِمُ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَ عِرْضُہٗ وَ مَالُہٗ (مسلم)

ترجمہ! مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں (۱) اس کا خون (۲) اس کی عزت آبرو اور (۳) اس کا مال (بھی حرام ہے۔ ف (از مشارق الانوار)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور۔۔۔

فساد اور ظلم

کی جڑ کاٹی ۔ اس واسطے کہ اکثر عالم میں فساد ان تین ہی کاموں سے ہوتا ہے

چنانچہ

جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا.... تو خون کا جھوٹا دعویٰ کرنا، اس کی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی

آبروریزی

منع ہوئی تو اُس کو ذلیل کرنا، مسخرا پن کرنا اس کی جورو بیٹی سے حرام کاری، اس کی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا۔ جب اس کا

مال

لینا درست نہ ہوا ۔ تو قطاع الطریقی، چوری دغا بازی، ڈانڈ، رشوت، قمار بازی، فضول خرچی بھی حرام ہوگئی ۔ اس واسطے کہ ان کاموں سے اس کا مال ناحق برباد ہوتا ہے۔

محافظت نوع انسانی

شریعت کی عمدہ غرض ہے ۔ سو اس کا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا۔

(۲۵) مومن سنی کی ہوئی بات بلا تحقیق بیان نہیں کرتا۔

بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ اَلْکِذْبُ اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ

(مشارق الانوار بحوالہ مسلم)

ترجمہ! مومن کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے کہ بات سنے اُس کو کہنے لگے۔

(۲۶) مومن دوسرے مومنوں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔

حدیث :۔ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَ عِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ (بخاری مسلم)

ترجمہ! مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) اور بیمار کو پوچھنا (۳) اور جنازے کے پیچھے چلنا (۴) اور دعوت قبول کرنا (۵) اور چھینکنے والے کو دعا دینا ۔ (یعنی یرحمک اللہ کہنا)

اربعین میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جن حقوق کا ذکر فرمایا ہے ۔ ان کی مختصر الفاظ میں فہرست یہ ہے۔

(۱) جو کچھ اپنے لئے بہتر سمجھو وہی دوسروں کے لئے سمجھو۔

(۲) ہر کسی کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔

(۳) بڑوں کی تعظیم کرو ۔ اور چھوٹوں پر شفقت کی نظر رکھو

(۴) ہر شخص کے ساتھ خندہ روئی سے پیش آؤ۔

(۵) دو مسلمانوں میں رنجش ہو جائے تو صلح کرا دو۔

(۶) جو لوگ ایک دوسرے کی چغلی کھاتے پھرتے ہیں ۔ یا ادھر ادھر کی لگا کر مسلمانوں میں باہم رنجش پیدا کرتے ہیں ۔ ان کی بات ہرگز نہ سنو۔

(۷) تمہاری اگر کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ علیحدگی مت رکھو

(۸) ہر اہل اور نا اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(۹) لوگوں سے ان کی حالت کے موافق برتاؤ کرو ۔ یعنی جاہل میں اس کمال اور تقویٰ کو مت ڈھونڈو ۔ جو علماء میں ہوا کرتا ہے ۔ اور عوام کی طبیعتوں میں خواص کی سی سمجھ اور سلیقہ کی توقع مت رکھو

(۱۰) برتاؤ کے وقت دوسروں کے مرتبوں کا لحاظ رکھو

(۱۱) مسلمان کے عیبوں کی پردہ پوشی کرو

(۱۲) تہمت کی جگہوں سے بچو ورنہ لوگ بدگمان ہو جاویں گے ۔ اور تمہاری غیبت کیا کریں گے ۔ کیونکہ ان کے غیبت میں مبتلا ہونے کا تم سبب بنے اس لئے تم پر گناہ ہوگا ۔ کیونکہ گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے۔

(۱۳) مسلمانوں کی حاجت روائی میں کوشش کرو۔

(۱۴) ہر مسلمان سے السلام علیکم اور مصافحہ میں پیش قدمی کیا کرو۔

(۱۵) مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی خیر خواہی کرو۔

(۱۶) شریر لوگوں سے بھی اس نیت سے مدارات کر لیا کرو کہ اس طرح ہم ان کے شر سے محفوظ رہو گے۔

(۱۷) زیادہ تر نیک مسکینوں کے پاس اٹھو بیٹھو۔

(۱۸) حتی المقدور ان کی صحبت میں بیٹھو بیٹھو جن سے دین کا فائدہ ہو ۔ غافلوں سے علیحدہ رہو۔

(۱۹) بیمار کی عیادت کرو ۔ انتقال کر جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ۔

(۲۰) چھینک کے جواب میں ۔ یرحمک اللہ کہو ۔ اگر کوئی مشورہ لے تو نیک مشورہ دیا کرو۔

بقیہ ایمان کی شاخیں

(۱۶) چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا (۱۷) دنیا کو اپنے نقصان سے اپنی تکلیف سے بچانا (۱۸) لہو و لعب سے بچنا (۱۹) راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا

ایمان

اعمال بدنی (۴۰) چیزیں

زبان سے اقرار و عمل (۷) چیزیں

تصدیق قلبی (۳۰) چیزیں

بندہ کا اپنی ذات سے تعلق (۱۶) چیزیں

دوسرے کے ساتھ برتاؤ (۶ چیزیں)

حقوق عامہ (۱۹ چیزیں)

مذہب

مضطر گجراتی - بی اے

نظامِ بست وکشادِ عالم میں صرف مذہب وہ ضابطہ ہے
تمام تر جس کا اجتماعی حیاتِ آدم سے رابطہ ہے

معاشرے کو دیا اسی نے پیام نوعی برابری کا
یہیں سے اُبھرا خیال ذہنوں میں کائناتی برادری کا

اسی کا مرہون ارتقا ہے، تجارتی ہو کہ اقتصادی
تمدّنی ہو کہ صنعتی ہو، ثقافتی ہو کہ اجتہادی

سکھائی تحسینِ حسن اس نے، دکھائی راہِ صواب اس نے
زناّدقہ و ملاّحدہ کا دیا ہے شافی جواب اس نے

اسی نے کی جذبۂ محبت سے رہنمائی جبلتوں کی
اسی نے بربادیوں کی زد سے بچائی ناموس ملتوں کی

یہ انفرادی و اجتماعی معاملوں کو سنوارتا ہے
جمالِ ظاہر کو آب دیتا ہے حسنِ باطن نکھارتا ہے

اسی نے انساں کی زندگی میں کیا ہے وہ انقلاب پیدا
زمیں نے جس سے کئے ہیں ابتک ہزارہا آفتاب پیدا

اسی نے ڈالی ہے روشنی زندگی کی اقدارِ مستقل پر
اگر نہ ہوتا یہ نور، ظلمت محیط ہوتی نگاہ و دل پر

حیات کے ضابطے سے انسان قیودِ مذہب اگر اٹھا دے
تو ایک بھی ایسی شئے نہیں جو حیات کی تلخیاں گھٹا دے

نہ صرف مذہب ہی جس نے ہم کو شعورِ غیب و حضور بخشا
نگاہ سے ماورا حقائق کی جستجو کا شعور بخشا

قیامِ دنیا و آخرت میں یہی نذیری، یہی بشیری!
اسی نے مایوسیوں کے طوفاں میں کی ہے انساں کی دستگیری

دلوں میں احساس کر کے پیدا خدا کی عظمت کا برتری کا
دبا دیا اس نے نقشِ باطل انا پسندی کا خود سری کا

یہی ہے تہذیب کا معلّم تمام تاریخِ زندگی میں
جو یہ نہ ہوتا تو زندگی کا شمار ہوتا درندگی میں

شعور و وجداں نے موڑ کاٹے اسی سے مخدوش راستوں کے
طلسم توڑے فراعنہ و نمارده کی سیاستوں کے

اسی نے کھولا یہ راز مرنے کے بعد پھر زندگی ملے گی
ہم ان اندھیروں کو پھاند لینگے تو مستقل روشنی ملے گی

دیا ہے مذہب نے آدمی کو مقامِ عرفان و بندگی کا
اگر نہ ہوتا وجودِ مذہب کہاں ٹھکانا تھا آدمی کا

استفتاء

مولانا سمیع الحق صاحب
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ——— پشاور

سوال رمضان المبارک کے بعد شوال المکرم کے نفلی روزوں کا کیا حکم ہے ؟
شفیق مسلم عفی عنہٗ

الجواب وباللہ التوفیق! شوال کے چھ روزوں کے بارہ میں۔ احادیث و روایات میں بہت فضائل وارد ہوئے ہیں۔ ترمذی شریف میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کی روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فذلک صیام الدھر (ترمذی ص۹۲ مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھ کر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ صیام الدہر ہے یعنی زندگی بھر کے روزوں کا اجر اُسے ملے گا

اس حدیث کی وجہ سے علمار نے ان چھ نفلی روزوں کو مستحب کہا ہے۔ یہ حدیث ابوایوب انصاری کے علاوہ حضرت جابرؓ، ابوہریرہؓ اور ثوبانؓ سے بھی مروی ہے

ان روزوں کی ترتیب کے بارہ میں علمار کی رائے یہ ہے کہ رمضان کے بعد یوم العید کے متصل شروع کئے جائیں۔ کیونکہ ایک روایت ہے — ویلحق ھذا الصیام برمضان (یہ روزے رمضان کے ساتھ ملا دیئے جائیں گے

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے بارہ میں مروی ہے۔ کہ وہ مہینہ کی ابتداء سے ان روزوں کا رکھنا پسند کرتے تھے۔ واختار ابن المبارک ان یکون ستۃ ایام من اول الشھر (ترمذی ص۹۴/۱۷) ہاں متفرق طور پر رکھنے کا جائز ہونا بھی مروی ہے۔ مگر مسنون اور اولیٰ پہلی ہی صورت ہے
(واللہ اعلم)

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اندریں مسئلہ ناچیز کے کہ بازار میں عام بوتلیں جو مختلف ناموں سے بک رہی ہیں۔ ان کا پینا جائز ہے یا ناجائز ؟
جبکہ ان میں ایسنس ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔ اور ایسنس شراب سے تیار ہوتا ہے۔ یعنی کوئی پھل، سنگترہ، مالٹا، لیمو، وغیرہ۔ آپ لیں اور ایک بوتل میں باریک کتر کر ڈال دیں اور اس میں شراب اتنا ڈالیں کہ ایک انچ کتر سے۔ پھل سے اوپر رہے۔ بس زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں کترے یعنی کاٹے ہوئے پھلوں کی خوشبو، رنگ ذائقہ شراب میں آجائے گا۔ اور کاٹے ہوئے پھلوں کا پھوگ باقی رہ جائے۔ اور اب شراب کا نام ایسنس ہوگا۔ یہی ایسنس ہر بوتل میں بوتل بھرتے وقت چار چار چھ چھ قطرے ڈال کر بوتل بھری جاتی ہے اور ہمارے ایمانوں کو غارت کیا جاتا ہے۔

احقر غلام ربانی قاضی مزنگ لاہور)

الجواب و باللہ التوفیق:۔ اگر ان چیزوں میں واقعی شراب کا امتزاج ہوتا ہے اور یہ یقینی طریقہ سے ثابت ہو کہ یہ ایسنس شراب سے تیار ہوتی ہے تو پھر تو اس کا استعمال قطعًا حرام ہوگا خواہ ان چیزوں میں نشہ ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ خمر اور روح خمر اور اجزائے خمر کی حرمت نشہ پر موقوف نہیں۔ اور اگر ان چیزوں میں شراب وغیرہ کا خلط ہونا غیر ثابت بلکہ مشکوک ہو۔ تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ ان اشیار کا استعمال جائز ہوگا بقولہٖ تعالیٰ۔ ولا تقف ما لیس لک بہٖ علم الایۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم فی الصلوٰۃ فوجد حرکۃ فی دبرہٖ احدث ولم یحدث فاشکل فلا ینصرف حتی یسمع صوتا ولا یجد ریحًا مطلب یہ کہ اگر کسی کو نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا شک ہو جائے تو جب تک اسے بدبو یا آواز سے یقین حاصل نہ ہو جائے تو نماز نہ توڑے اور اس شک کا اعتبار نہ کرے

وقال الفقہاء ان الیقین لا یزول بالشک والاصل الحل والطھارۃ)

مطلب یہ کہ فقہا نے کہا ہے کہ یقینی بات شک سے زائل نہیں ہوسکتی اور اصل ہر چیز میں پاک اور حلال ہونا ہے) بنا بریں جب تک یقینی طور پر ان اشیاء محرمۃ کا امتزاج ثابت نہ ہو تو ان کا استعمال ازروئے شرع جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بقیہ:۔ مسلمان عورتوں کے علمی کمالات

یہی وہ بزرگ ہستیاں ہیں۔ کہ جن کے علمی کمالات اور فقہی اجتہادات سے اسلامی علوم کا دفتر مالا مال ہے (طبقات بن سعد)

علم الرؤیا والاسرار

ان علوم میں بھی مسلمان عورتوں کو پوری پوری واقفیت حاصل تھی۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ علم اسرار یعنی بھید اور پوشیدہ امور کے اعلان و اظہار، میں شہرت اور امتیازی شان رکھتی تھیں (ابن سعد) اور تعبیر رؤیا میں اسماؓ بنت عمیسؓ کو ملکۂ تامہ حاصل تھا۔
اصابہ جلد ۸ ص۱۲ تذکرہ حضرت اسمار بنت عمیسؓ

ان علوم اور مہتم بالشان فنون میں اور عورتیں بھی شہرہ آفاق ہیں۔ مگر ہم اس جگہ اختصار کے خیال سے نظر انداز کرتے ہیں۔

خطابت اور شاعری خطۂ عرب کا مخصوص جوہر ہے۔ اسلام نے ان جواہر کو فنا ہونے نہ دیا۔ بلکہ اپنی بے مثال تعلیمات اور لاجواب احکام و اوامر کے ذریعہ اس کو اور زیادہ ابھرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ کچھ ہی دنوں میں عورتیں بہترین عالمہ مفسرہ اور لاجواب معلمہ اور محدثہ ہونے کے علاوہ بے مثال خطیبہ اور نادر الوجود شاعرہ بھی ہونے لگیں تاریخ میں حضرت اسمار بنت سکن ایک لائق اور بے مثال مقررہ اور خطیبہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور خطابت میں ان کا اسم گرامی جلی حرفوں سے لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح فن شاعری میں بھی عورتوں کے ایک بڑے حصہ کو ہم بہت ہی بلند مرتبہ پاتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ کا یہ مسلمہ فیصلہ ہے کہ خنسار، سعدی، سفیہ، عاتکہ، امامہ، ہندہ زینب۔ ہند بنت اثاثہ، ام ایمن، قتیبہ کبشیہ، میمونہ، بلولیہ، رقیہ، اروی وغیرہ جیسی شاعرہ اب تک کسی قوم میں پیدا نہیں ہوئیں یہ فخر اسلام کو اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے (اصابہ جلد ۸ ص۶۷)

ہمارے پاس وقت نہیں ورنہ ہم ہر ایک کے کلام پر کچھ تنقید بھی لکھتے اور ثابت کرتے کہ موجودہ شعرار بھی انہیں کے خوشہ چین ہیں۔

غرضیکہ مسلمان عورتوں نے ہر شعبۂ علم میں شاندار خدمات سرانجام دیں
وما علینا الا البلاغ

مسلمان عورتوں کے علمی کمالات

ہر شعبۂ علم میں عورتوں کی شاندار خدمات

(محمد سلیمان قادری ناظم جامعہ مدنیہ کیمل پور)

اسلامی علوم اور صنفِ نازک

اسلام درحقیقت، ظلمت و گمراہی کی تاریکیوں کو بے نشان اور شقاوت و معصیت کے آہنی قلعوں کو ویران کرنے آیا تھا — اس کا مقصدِ وحید صرف یہ تھا کہ وہ عالم کی گھٹا ٹوپ گھٹاؤں کو اپنی بے مثال نورانیت اور لاجواب چمک دمک سے بالکل نا پید کر دے اور حسنات و خیرات، فضائل و کمالات کی... ضیا باریوں اور شعاع پاشیوں کو اس قدر عام کر دے کہ عالم کا کوئی طبقہ بلکہ کوئی گروہ اور کوئی فرد نوع تک اس سے استفادہ کے بغیر نہ رہ جائے۔ اور محرومی و مایوسی سے دوچار نہ ہونے پائے۔ اسلام کے ہی فیض و برکات تھے۔ کہ جن سے مستفید ہو ہو کر ایک طرف فسّاق و فجّار جاہل و سرکش جن کی شرارتوں اور خباثتوں سے زمین و آسمان زلزلہ خیز تھے۔ چند ہی دنوں میں علم و فضل۔ عروج و کمال تمدن و معاشرت اور اخلاق اور حسنِ عمل کے ایسے آفتابِ عالم تاب ثابت ہوئے کہ جس کی روشنی سے عالم جگمگا اٹھا۔ اور تا قیامِ قیامت اسی طرح جگمگاتا رہے گا۔ دوسری طرف مذہب حقہ کے زیور اور معارف سے عورتیں بھی اس قدر مستفیض ہوئیں۔ کہ معمولی عرصہ میں۔ ان کی علمی، اخلاقی اور تمدنی خوبیوں کا طوطی بولنے لگا۔ اور اُن کی لاجواب اور بے مثال صفات عالیہ ہمدوش شہر فار نظر آنے لگیں۔ ہم اس جگہ مسلمان عورتوں کے تمام کمالات اور ترقیوں کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ اس جگہ ان کے علمی کمالات کا صرف ہلکا سا خاکہ پیش کر دینا مقصود ہے۔ تاکہ ہماری مسلمان بہنیں اس امر کا اندازہ لگا سکیں کہ گزشتہ زمانہ میں عورتیں تحصیلِ علم میں کیسی کیسی کوششیں کرتی تھیں۔ اور پھر علم و فضل، عروج و کمال کے کن کن مقامات پر فائز ہوا کرتی تھیں —

فاعتبروا یا اولی الابصار

اسلامی علوم (علومِ قرآنیہ) اور خاتون

مسلمان عورتوں کے لئے سب سے زیادہ جو چیز قابلِ توجہ اور لائقِ اعتناء ہونی چاہیئے وہ اسلامی علوم و فنون ہیں! چنانچہ گزشتہ زمانہ میں جبکہ ہماری قسمت کا ستارہ عروج پر تھا۔ مسلمان مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی علوم و فنون کی تحصیل میں سرگرم نظر آتی تھیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور ہی سے عورتوں کے اندر قرآن شریف حفظ کرنے کا ذوق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ بخاری شریف کی مشہور شرح فتح الباری میں یہ روایت موجود ہے کہ اس وقت عورتوں میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام رقیہؓ، پورے قرآن شریف کی حافظہ تھیں (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۷) اس وقت سے لے کر اسلام کے مختلف ادوار میں بے شمار عورتیں حافظہ ہوتی رہیں۔ اور آج بھی الحمد للہ بے شمار عورتیں حافظ قرآن موجود ہیں۔ جن کی مثال کسی اور قوم، کسی اور مذہب میں ناممکن اور بالکل ناممکن ہے

علمِ تفسیر

اس کے علاوہ حضرت ہند بنت زبیر، ام ہشام۔ رافطہ بنت حیان۔ اور حضرت ام سعید بن سعدؓ۔ قرآن کے اکثر حصّوں کی حافظہ تھیں۔ اور قرآنی علوم و فنون میں بھی خاصی مہارت رکھتی تھیں۔ حضرت ام سعدؓ کو اس قدر مہارت تھی کہ آپ قرآن کا درس بھی دیا کرتی تھیں جس سے عورت اور مرد برابر مستفید ہوا کرتے تھے (ابن سعد ج ۵ صـ۵۸۶)

مگر ان سب میں حضرت عائشہؓ کا پایہ سب سے بلند ہے۔ آپ قرآن کریم کی حافظہ ہونے کے علاوہ بے مثال مفسرہ بھی تھیں حدیث کی معتبر ترین کتاب "مسلم شریف" کے آخر میں آپ کی تفسیر کا معتدبہ حصّہ منقول ہے —

قرآن کریم اور تفسیر کے علاوہ دیگر دینی علوم میں بھی عورتیں اچھی طرح دسترس رکھتی تھیں جس کی تفصیل ہم اختصار کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

علمِ حدیث

یہ کس قدر مشکل اور اہم فن ہے۔ مگر اس کا اکثر اور بلبشتر حصّہ ہماری مقدساتِ اسلام ہی کا رہینِ منت ہے۔ چنانچہ حدیث کے اوراق میں سب سے زیادہ، ازواج مطہراتؓ میں بلکہ سارے راویوں میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ام سلمہؓ ہی کو ہم پاتے ہیں — حضرت عائشہؓ سے جو روایتیں منقول ہے ان کی مجموعی تعداد "دو ہزار دو سو دس" ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد سب سے زیادہ ہیں (ابن سعد قسم ۲ ج ۲ صـ۱۲۶)

ان کے علاوہ بھی اسلام میں بہت ہی بلند پایہ محدثہ اور ناقدۂ حدیث گزری ہیں۔ چنانچہ حضرت ام عطیہؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ ام ہانیؓ اور حضرت بنت قیس وغیرہ کا خاص طور سے نام لیا جاتا۔ کہ جو اپنی بے پناہ قابلیت اور لیاقت میں شہرۂ آفاق تھیں۔ صحیح بخاری کے اُنیس نسخوں میں سے ایک نسخہ مشہور محدثہ کریمہ بنت احمد کا بھی ہے۔

علمِ فقہ

اس باریک علم میں بھی مسلمان عورتوں نے بہت کافی ناموری حاصل کی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ ہی کے فتاویٰ کا ذخیرہ اس قدر زیادہ ہے کہ اگر اس کو یکجا جمع کیا جائے تو کئی ضخیم اور موٹی جلدیں تیار ہو جائیں۔ اس علم میں تو آپ کو اس قدر مہارت تھی۔ کہ بعض خلفائے راشدین کو بھی بعض میں آپ ہی کی طرف رجوع ہونا پڑا۔ اور زانوئے تلمذ طے کرنا پڑا (طبقاتِ ابن سعد اور مسند ابن حنبل) آپ کے علاوہ جن بزرگ ہستیوں نے اس فن میں بہت زیادہ شہرت حاصل کی ان کے سارے حالات اور علمی کمالات کا پورا پورا تذکرہ تو بہت دشوار ہے۔ ہاں چند کے نام حسب ذیل ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت حفصہؓ، ام حبیبہ جویریہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت فاطمہ زہراؓ ام عطیہؓ، حضرت اسماءؓ۔ لیلیٰ بنت وہبؓ خولاؓ، ام الدرداءؓ، عاتکہؓ، سہیلہ بنت سہیلؓ فاطمہ بنت قیسؓ، زینبؓ، ام سلمہؓ، ام ایمنؓ وغیرہ۔

(باقی صـ۱۶)

انتقال پُر ملال

حافظ غلام محمد صاحب نے ہجرت کے بعد کالیہ میں ایک چھوٹی سی مسجد میں مدرسہ .... تعلیم القرآن کی بنیاد ڈالی تھی جو شان و شوکت سے چل رہا ہے۔ مگر حافظ غلام محمد صاحب اس جہان فانی سے رخصت فرما گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین خدام الدین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

العارض (مولانا) محمد علی جانباز خطیب جامع مسجد (سمندری)

تسہیل الوصول اور کفایۃ المتحفظ

یہ دونوں کتابیں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جدید نصاب میں داخل ہیں۔
تھوک و پرچون
ملنے کا پتہ
مکتبہ امدادیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قابلِ توجہ

(۱) ایجنٹ حضرات کی خدمت میں مارچ ۶۳ء کے بل روانہ کئے جا رہے ہیں۔ ان سے التماس ہے۔ کہ کل رقوم کی ادائیگی جلد از جلد کریں

(۲) خریداران حضرات خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں۔ بصورت دیگر تعمیل حکم نہ ہو سکے گی

(۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ روانہ فرمائیں

(۴) چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔ وی پی کی صورت میں ۴۲ پیسہ زائد ادا کرنے پڑیں گے

(۵) مراسلہ نگار حضرات خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا کریں

(دلشاد حسین بخاری منیجر ہفت روزہ خدام الدین)

دینی طلبا کے لئے خوش خبری

مدارس دینیہ کے طلباء کو یہ خوش خبری دی جاتی ہے کہ امسال بھی حضرت مولانا خدا بخش صاحب سابق شیخ الحدیث دارالعلوم الدینیہ دہلی گیٹ شہر سرگودھا دارالعلوم الدینیہ بلاک نمبر ۱۴ میں کتب درسیہ پڑھانی شروع کر دی ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب مرحومؒ کے طرز و فکر پر ترجمہ قرآن پاک بھی پڑھائیں گے لہذا طلباء جلد از جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں

خادم مدرسہ قاری شہاب الدین خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۱۴ شہر سرگودھا

صحیح مسلم شریف مترجم آدھی قیمت میں

حدیث کی مشہور و معروف اور نایاب کتاب صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو معہ شرح نووی ۶ جلدوں میں کامل اصل قیمت ۴۸ روپے رعایتی قیمت ۲۴ روپے محصول ڈاک پانچ روپے ——

غنیۃ الطالبین معہ فتوح الغیب مترجم

عربی، اردو ۲ جلدوں میں کامل اصل قیمت ۲۴ روپے رعایتی ۱۲ روپے محصول ڈاک ۲ روپے

سنن ابن ماجہ

اردو کامل ۱۲ روپے رعایتی چھ روپے محصول ڈاک عہ روپیہ آج ہی بلا قیمت منگی بھیج کر طلب فرماویں۔ یہ بابرکت اور مقدس کتابیں ختم ہونے پر آپ کو افسوس ہوگا۔ اس لئے پہلی فرصت میں طلب فرمالیجئے۔

شیخ محمد عمران صاحب دہلوی امام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی —— فون نمبر ۵۳۷۸۹

تالے قبضیاں جاقو چھریاں و دیگر لوہے کا سامان تھوک پرچون خریدنے کیلئے

پاک (سابقہ انڈین) ڈوئس لاہور

قائم شدہ ۱۹۲۷ء

ہول سیل ڈپو رنگ محل شاہ عالم مارکیٹ لاہور

(ناغہ اتوار — فون نمبر ۶۰۶۳۷)



وقت سے پہلے بڑھاپا اچھا نہیں

لوما ہیر ڈارکنز

بمعہ فارمولا ۱۹۶۰ء استعمال کریں

(۱) بالوں کو قدرتی سیاہی بخشتا ہے
(۲) سیکری کو دور کرتا ہے
(۳) بالوں کو گرنے سے روکتا ہے
(۴) دماغ کو سکون دیتا ہے

شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انارکلی لاہور فون نمبر ۲۸۱۴

خدام الدین کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

بقیہ حج صـ سے آگے

میں پوری پوری تاکید اور سختی کی ضرورت تھی۔ ان کے علاوہ لوگ بہت سے کام فخر اور غرور کے طور پر کرتے تھے اور ان کو حج کا جزو بنا لیا تھا۔ مثلاً قریش اس موقع پر کہا کرتے تھے "ہم اللہ کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہم حرم الٰہی سے باہر نہیں جائیں گے" چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ نازل فرمایا "پھر جس جگہ سے لوگ چلیں تم بھی اس جگہ سے چلو۔" یہ لوگ منیٰ میں اپنے باپ دادا کے کارنامے اور ان کی تاریخیں دہرایا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا "تو جس طرح تم اپنے باپ دادا کے ذکر میں لگ جاتے تھے۔ اسی طرح بلکہ اس سے .. زیادہ خدا کی یاد میں لگ جاؤ ——"

اور چونکہ انصار مدینہ پر یہ حقیقت ظاہر ہو چکی تھی اس لئے انہوں نے "صفا" اور "مروہ" کے درمیان سعی کرنا ترک کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "صفا" اور "مروہ" اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (انہیں شعائر اللہ کہتے ہیں)

بقیہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی

گورا چھپا ہوا تھا۔ تو کاشتکار عورت نے اُسے کھرپے سے قتل کر ڈالا۔ مگر بعد میں معاملات اُلٹے ہو گئے

حضرت شیخ الہندؒ فرماتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تمام معاملہ جوش و خروش جنگ و جدال کا حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ کی شہادت کے لئے کیا گیا تھا بہر حال حافظ صاحب کی شہادت اور دہلی کے سقوط کی خبر سے لوگوں کی ہمتیں بالکل پست ہو گئیں اور سب اپنے اپنے وطنوں کو واپس آ گئے

علمائے ہند کا شاندار ماضی (جلد چہارم) از مولانا سید میاں صاحب ناظم جمعیت علمائے ہند۔

مکتبہ قاسمیہ چوک فوارہ ملتان سے

مصری، مجتبائی، ہندوستانی کتب بارعایت طلب فرمائیں

اٰیاتها (۸) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶) (۱۰۲) رکوعها (۱)

آیتیں ۸ سورت تکاثر مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا

تمہیں حرص نے غافل کر دیا یہاں تک کہ قبریں جا دیکھیں ایسا نہیں چاہیئے

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴

آئندہ تم جان لوگے پھر ایسا نہیں چاہیئے آئندہ تم جان لوگے

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶

ایسا نہیں چاہیئے کاش تم یقینی طور پر جانتے البتہ تم ضرور دوزخ کو دیکھوگے

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ

پھر تم اسے ضرور یقینی طور پر دیکھوگے پھر اس دن تم سے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸ ع

نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا

اٰیاتها (۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳) (۱۰۳) رکوعها (۱)

آیتیں ۳ سورت العصر مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝۱ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

زمانہ کی قسم ہے بیشک انسان گھاٹے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳ ع

نیک کام کئے اور حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت کرتے رہے

ربط آیات

سورۃ التکاثر

(۱) فرض منصبی سے غافل کرنے والی چیز کثرت طلبی مال ہے (۲) اور یہ خصلت عموماً موت تک رہتی ہے (۳-۴) اس غلطی کا تمہیں عنقریب احساس ہو جائے گا۔ (۵-۶) اگر ان ارشادات الٰہیہ پر یقین کرتے تو تمہیں ایسا معلوم ہوتا کہ گویا دوزخ سامنے ہے (۷) پھر مرنے کے بعد اسے اپنی آنکھوں سے بھی مشاہدہ کر لیتے (۸) یاد رکھو، قیامت کے دن تم سے تمام نعمتوں کے متعلق حساب لیا جائے گا۔

خلاصہ

فرض منصبی سے غافل کرنے والا مرض تکاثر اموال ہے۔

ماخذ آیت ۱

ع ۱ / ۲۷

سورۃ العصر

(۱-۲) زمانہ گواہ ہے کہ انسان نے ہمیشہ نقصان اٹھایا (۳) مگر ان اصول اربعہ کے پابند ہمیشہ کامیاب ہوئے۔

خلاصہ

اقوام عالم کی کامیابی کے اصول اربعہ

ماخذ آیت ۳

ع ۱ / ۲۸

دیدہ زیب قرآن عزیز رنگین وعکسی

حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۸ء سفر عمرہ کے دوران غلاف کعبہ کو تھام کر قرآن عزیز کی عکسی طباعت کیلئے دعا فرمائی جو بفضلہ تعالیٰ مستجاب ہوئی اور عمرہ سے واپسی پر کراچی میں دو مخیر حضرات نے حاضر خدمت ہو کر انجمن خدام الدین کے کسی کار خیر میں معاونت کی پیشکش کی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی طباعت کا تذکرہ فرمایا اور دوران گفتگو ابتدائی اخراجات کا تخمینہ پچاس ہزار روپے بھی بتا دیا۔ خدا کی قدرت دوسرے روز اس مقصد کے لئے مطلوبہ رقم پیش کر دی گئی حضرت رحمۃ اللہ نے عکسی قرآن مجید کی طباعت کے لئے یہ مخصوص رقم انجمن خدام الدین لاہور کے حساب میں جمع کرا کر کارکنان فیروز سنز لمیٹڈ پریس کے حوالے کر دی۔

اللہ تعالیٰ معطی صاحبان کا یہ ہدیہ قبول فرمائے اور ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

الحمد للہ کم و بیش ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے تین سال کی محنت شاقہ کے بعد قرآن عزیز چھپ گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ حضرات تک پہنچانے کی غرض سے ہدیہ بالکل کم رکھا گیا ہے بلکہ ابتدا کے اخراجات تو شمار ہی نہیں کئے گئے۔ صرف کاغذ، چھپائی اور جلد سازی کی لاگت پر ہدیہ مرتب کیا گیا ہے۔ قارئین خدام الدین قرآن عزیز کی خریداری اور اشاعت میں دلچسپی لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ناظم شعبۂ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین لاہور

ایڈیٹر
عبید اللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۷/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری C.B.T. ۲۷۳۰-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

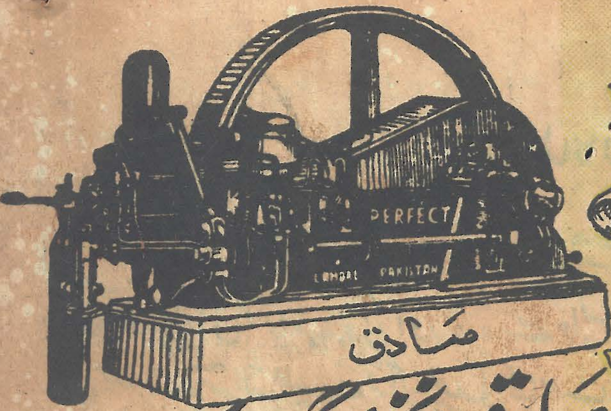


الائینٹ انک

بلند معیاری ہی کے سبب مقبولِ عام ہے

ایس این پروڈکشنز، پوسٹ بکس نمبر 141 لاہور

شجرہ خاندان عالیہ قادریہ راشدیہ
اور ترکیب ذکر جہر
سہ رنگا ― آرٹ پیپر
قیمت ۲۵ پیسے ― ڈاک خرچ ۱۳ پیسے



صادق انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ
بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

قرآن عزیز

بہ تحشیہ جدیدہ

رنگین　　　دیدہ زیب

عکسی طباعت سے مزیّن

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقّہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ہدیہ

مجلّد قسم اوّل	مجلّد قسم دوم	مجلّد قسم سوم
آفسٹ پیپر	کرنافلی سفید کاغذ	مکینیکل گلیز کاغذ
۲۰/- روپے	۱۲/- روپے	۹/- روپے

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہو گا۔
فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔
وی۔پی نہ بھیجا جائے گا۔
تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

المعلن ناظم شعبۂ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

قرآن مجید
(سندھی ترجمہ)

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت مولانا و سیدنا تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہ
شائع ہو گیا ہے
ہدیہ فی جلد سات روپے ڈاک خرچ دو روپے کل نو روپے۔ پیشگی بھیج کر طلب کریں۔

(فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں زیر اہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا)